اندلس کی شہزادی

www.KitaboSunnat.com

اعداد:
محمد طاہر نقاش

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

اندلس کی شہزادی

اعداد: .... محمد طاہر نقاش

پہلا ایڈیشن 2009ء

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- لاہور۔ دارالاندلس، مرکز القادسیہ 7230549۔ دارالسلام شوروم 7232400۔ مکتبہ قدوسیہ 7230585۔ مکتبہ سلفیہ 7237184، کتاب سرائے 7320316۔ اسلامی اکیڈمی 7357587۔ نعمانی کتب خانہ 7321865۔ مکتبہ رحمانیہ 7724228۔ مکتبہ دارالہدیٰ 7639567۔ البلاغ 5717042-3۔
- راولپنڈی۔ تجلیات علمیہ کشمیری بازار 5535188۔ اسلام آباد۔ المسعود اسلامک سنٹر 2261358۔ البلاغ 2281420۔
- کراچی۔ دی بک ڈسٹری بیوٹرز 7787137، مکتبہ بیت القرآن 021-2211988، علمی کتب خانہ اردو بازار 2628935۔
- فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار 631204۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 041-2629292, 0300-6628021
- پشاور۔ سراج کتب خانہ 214720۔ حیدرآباد۔ مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264
- سیالکوٹ۔ مکتبہ رحمانیہ، ناصر روڈ سیالکوٹ 052-4591911

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-7361428, 0300-4453358

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اندلس کی شہزادی

اعداد:
محمد طاہر نقاش

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-7361428, 0300-4453358

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- سچی بات: حقیقی شہزادی کی کہانی 6
- اندلس کی شہزادی 7
- ہسپانیہ کا سوداگر 29
- پابندئ عہد 57
- معصوم مجاہدہ کا فدائی مشن 61

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ....

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سچی بات

حقیقی شہزادی کی کہانی

پیارے ننھے منے بچو!

آپ اکثر جنوں پریوں کی طرح فرضی بادشاہوں، شہزادوں اور شہزادیوں کی کہانیاں پڑھتے رہتے ہیں۔ یہ تمام خیالی اور فرضی بناوٹی قصے کہانیاں ہوتے ہیں ...... لیکن آج ہم آپ کو تاریخ اسلام کی ایک حقیقی شہزادی کی کہانی سنائیں گے۔ یقیناً آپ یہ کہانی پڑھ کر محظوظ ہوں گے۔ اور محسوس کریں گے کہ آپ ماضی میں بادشاہوں کے محلوں میں اور جنگ کے میدانوں میں گھومتے پھرتے سارے مناظر بپا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ایسی کہانی یقیناً آپ نے اس سے قبل نہ سنی ہوگی۔ آپ نے اکثر پڑھا ہوگا کہ ایک شہزادہ، بادشاہ یا کوئی جنگجو، بہادر بڑے بڑے معرکے سر کرتا ہے، مقابلے کرتا ہے، امتحانوں میں اپنے آپ کو ڈالتا ہے تاکہ شہزادی کو حاصل کر سکے ...... لیکن اس کہانی میں معاملہ ہی کچھ اور ہے ...... جنگ ہوتی ہے ...... فتح بھی ہوتی ہے ...... لیکن شہزادی کا کیا بنتا ہے۔ یہ آپ کو پڑھ کر علم ہوگا۔

پیارے بچو! پیاری پیاری سبق آموز تاریخی کہانیوں کو پیش کرنے کا ہم نے ایک بار پھر وعدہ پورا کر دیا۔ دعا کریں اللہ ہمیں ہمیشہ وعدہ نبھانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ اب آپ مجھے اجازت دیں اور شہزادی کے علاوہ دوسری کہانیاں بھی پڑھیں۔ اللہ حافظ۔ فی امان اللہ۔

آپ کا بھائی

خادم کتاب و سنت

محمد طاہر نقاش

۲۴ نومبر ۲۰۱۰ء۔ لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اندلس کی شہزادی

از: محسن فارانی

آٹھویں صدی عیسوی کے اوائل کا ذکر ہے۔ اندلس (اسپین) پر مسیحی بادشاہ راڈرک حکمران تھا۔ اس کی حکومت میں شمال مغربی افریقہ کا علاقہ ''سبتہ'' (مراکش) بھی شامل تھا۔ جہاں یونانی شہزادہ کاؤنٹ جولین بطور گورنر تعینات تھا۔ کاؤنٹ جولین کی حسین و جمیل بیٹی فلورنڈا دارالسلطنت (طلیطلہ) (Toledo) کے شاہی محل میں شہزادیوں کی طرح پرورش پا رہی تھی۔ دراصل جن اُمراء کو صدر مقام سے دُور کی امارتیں سپرد کی جاتی تھیں اُن کی اولاد یرغمال کے طور پر دارالسلطنت میں رکھی جاتی تھی، تاکہ وہ شاہی محل میں تعلیم و تربیت پائے اور اس امیر (گورنر) کے دل میں بغاوت کا خیال بھی نہ گزرے۔ فلورنڈا جوان ہوئی تو اس کا حسن و شباب بے مثال تھا، جس پر بیاسی سالہ بوڑھا راڈرک فریفتہ ہو گیا اور ایک روز اس نے اس شہزادی سے بداخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے بے آبرو کیا اور اس کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عزت لوٹ لی۔

فلورنڈا نے یہ خبر اپنے باپ کو پہنچا دی۔ یہ سنتے ہی جولین کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ فوراً طلیطلہ پہنچا اور بادشاہ پر یہ ظاہر کیا کہ اس کی بیوی سخت بیمار ہے اور بستر مرگ پر بیٹی کو دیکھنے کے لیے بے تاب ہے۔عذر معقول تھا، لہٰذا راڈرک نے فلورنڈا کو ساتھ لے جانے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ وقت رخصت جب کاؤنٹ جولین کورنش بجا لانے کو دست بستہ کھڑا ہوا تو راڈرک نے کہا:

"سنا ہے افریقہ کے باز بہت اچھے ہوتے ہیں۔ چند باز ہمیں بھی بھیج دینا۔"

کاؤنٹ جولین نے برجستہ جواب دیا:

"اگر میں زندہ رہا تو ایسے باز بھیجوں گا جو آپ نے کبھی نہ دیکھے ہوں گے۔"

راڈرک اس جواب میں چھپی دھمکی بھانپ نہ سکا۔ جولین نے اس کو اشارے میں یہ جواب دیا تھا کہ تم نے میری بیٹی کی عزت خراب کی ہے اب میں تم سے بدلہ لینے کے لیے افریقہ سے ایسے شاہین صفت باز یعنی مسلمان مجاہدین تم پر حملہ کے لیے بھیجوں گا، کہ ایسے شہباز اور جنگ باز، گوریلے، بجلی کی طرح کڑک کر دشمن پر گرنے والے اور اس کو جلا کر خاکستر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بنا دینے والے بہادر، تم نے زندگی میں کبھی نہ دیکھے ہوں گے، اور نہ ہی اسے پلٹنے جھپٹنے اور دشمن پر موت بن کر بجلی کی طرح گرنے والے، اور آن واحد میں دشمن کی تکا بوٹی کر دینے اور چیر پھاڑ کر رکھ دینے والے برق رفتار شہ سواروں سے کبھی تمہارا پالا پڑا ہوگا۔

اسپین یا ہسپانیہ پر ۴۱۷ء سے لے کر ۷۱۱ء تک جس شاہی خاندان نے حکومت کی وہ تاریخ میں وزی گاتھ (Visigoth) کہلاتے ہیں۔ انھی کے ایک بادشاہ نے عیسائیت قبول کر لی تو تھوڑے ہی عرصے میں یہ مذہب پورے اسپین میں پھیل گیا۔ عیسائیت کو سرکاری سرپرستی حاصل ہونے کے باعث پادریوں کو بڑے بڑے اختیارات حاصل تھے۔ یہودی چونکہ ہنر مند اور دولت مند تھے، اہل کلیسا ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھاتے اور ان کی دولت ہتھیا لیتے تھے۔ پادری ہر آنے والی آفت پر کہتے:

> ”یہ قہر خداوندی ہے جو یہودیوں کے گناہوں کے باعث ہم پر نازل ہوا ہے، کیونکہ خداوند مسیح کے قاتل (یہودی) ابھی تک اپنے کیفر کردار کو نہیں پہنچے۔“

وزی گاتھ بادشاہ سیسی لوت نے ۶۱۶ء میں فرمان جاری کیا کہ تمام یہودی، سال ختم ہونے یعنی نیا سال شروع ہونے سے پہلے پہلے عیسائی بنا لیے جائیں۔ اس کے بعد جو یہودی اپنے مذہب پر قائم رہنے کا اصرار

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کرے، اس کو سو کوڑے لگا کر جلاوطن کر دیا جائے اور اس کی جائیداد ضبط کر لی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس خوف سے اسپین میں نوے ہزار یہودیوں نے بپتسمہ لیا، مگر یہ جبری تبدیلی دل پر کیا اثر کرتی۔ بہت سے یہودی بھاگ کر افریقہ (مراکش) پہنچ گئے۔ یہودیوں کی ممکنہ بغاوت کو روکنے کے لیے پادریوں نے تمام یہودیوں کی گرفتاری اور جائدادوں کی ضبطی کے احکام جاری کر دیے، چنانچہ انہیں گرفتار کر کے بطور غلام عیسائیوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ جن یہودیوں کے پاس عیسائی غلام تھے، انہیں اُلٹا ان کے غلاموں کی غلامی میں دے دیا گیا۔ آقاؤں کو حکم ملا کہ وہ اپنے یہودی غلاموں کو ان کے مذہب پر نہ چلنے دیں، ان کے بچے عیسائی بنا لیے جائیں، نیز کسی یہودی کو یہودی کے ہاں شادی نہ کرنے دی جائے۔ یہی وجہ تھی کہ یہودیوں نے آٹھویں صدی میں مسلمانوں کے عہد میں اطمینان کا سانس لیا۔ اب انھیں مکمل طور پر مذہبی آزادی حاصل تھی، بس جزیے کی معمولی سی رقم ادا کرنی پڑتی تھی۔

وزی گاتھ کا آخری تاجدار شاہ وٹیزا طبعاً غیر متعصب تھا۔ اس نے یہودیوں سے نرمی برتی اور جلا وطن یہودیوں کو افریقہ سے واپس بلا کر اُن کی املاک واگزار کر دیں۔ اس پر پادری ناراض ہو گئے اور انھوں نے ملک میں بغاوت کرا دی، چنانچہ شاہ وٹیزا قتل کر دیا گیا اور باغی فوج کا سپہ سالار

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''راڈرک'' تخت پر براجمان ہوگیا۔ یہ شخص خاندانی طور پر گاتھ نہیں تھا بلکہ اصفہان (ایران) کے ایک خاندان سے تعلق رکھتا تھا، تاہم ظلم و ستم کے لحاظ سے وہ اپنے پیشروؤں سے کہیں آگے تھا۔ راڈرک کو عرب مؤرخین ازریق (لذریق) لکھتے ہیں۔

کاؤنٹ جولین کی پیشکش

سبتہ (Ceuta) یورپ کے انتہائی جنوبی مقام جبرالٹر (جبل الطارق) کے بالمقابل ساحل افریقہ پر واقع ہے۔ شہزادی فلورنڈا کے والد کاؤنٹ جولین نے سبتہ واپس آتے ہی اسلامی حکومت کی طرف سے طنجہ (Tangier) میں طارق بن زیاد سے رابطہ قائم کیا اور اپنی اطاعت و حمایت کا یقین دلا کر اسے اسپین پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ طارق نے اسے شمالی افریقہ کے گورنر موسیٰ بن نصیر سے رجوع کرنے کو کہا، چنانچہ جولین، اشبیلیہ کے اسقف (Bishop) اور مقتول شاہ اسپین وٹیزا کے چند رشتہ داروں کو لے کر موسیٰ کے پاس قیروان پہنچا اور اسے ملک اسپین کی دولت، پیداوار، عورتوں کے حسن اور مردوں کی بزدلی کا ذکر کر کے ہسپانوی رعایا کو ظالم بادشاہ راڈرک سے نجات دلانے کی راہ سجھائی۔ موسیٰ بن نصیر نے خلیفہ ولید بن عبدالملکؒ (۷۰۵ء۔ ۷۱۵ء) کی اجازت لینا ضروری سمجھا، چنانچہ اس نے مفصل کوائف لکھ کر قاصد دمشق روانہ کر دیا۔ خلیفہ نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جوابی مراسلے میں لکھا:

''مسلمانوں کو ایسے بحرِ زخار کی ہلاکت آفرینیوں میں نہ ڈالا جائے۔''

موسیٰ نے دوبارہ خط میں انہیں یقین دلایا کہ ''اندلس کا ساحل بالکل سامنے ہی نظر آتا ہے۔ صرف ۱۳ میل چوڑا سمندر بیچ میں ہے۔ فوج کی بربادی کا کوئی اندیشہ نہیں۔'' اس پر ولیدؒ نے اجازت دے دی۔

موسیٰ بن نصیر نے جولین کی دیانت اور وفاداری کا امتحان لینے کے لیے اسے ساحل اسپین پر چھاپہ مار کارروائی کے لیے بھیجا، جو اس نے بخوشی انجام دی اور مدینہ شذونہ کے قرب و جوار سے مال غنیمت لے کر واپس لوٹا۔ اس نے سبتہ کی کنجی موسیٰ کے حوالے کر دی اور خلیفہ کی وفاداری کا باقاعدہ حلف اٹھایا۔ اس پر موسیٰ نے اسے اسلامی فوج کا افسر مقرر کر دیا۔

دریں اثنا موسیٰ نے اپنے آزاد کردہ غلام طریف بن مالک کو ۱۰۰ سواروں اور ۳۰۰ پیادوں کے ہمراہ ایک آزمائشی مہم پر بھیجا۔ وہ جنوبی اندلس کے جس مقام پر اترے اس کا نام بعد میں ''جزیرہ طریف'' پڑ گیا، جسے ان دنوں طریفہ (Tarifa) کہا جاتا ہے۔ طریف بھی خاصا مال غنیمت اور قیدی لے کر رمضان ۹۱ھ میں لوٹ آیا۔

اب موسیٰ بن نصیر نے سات ہزار فوج تیار کی جس کی قیادت بربر سالار طارق بن زیاد کو سونپی۔ اس لشکر میں کاؤنٹ جولین کا دستہ،

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کی خاصی تعداد اور بازنطینی شہنشاہ کے مظالم سے بھاگ کر آنے والے بعض عیسائی بھی شامل تھے۔ جنہیں ''مرتدین'' کہا جاتا تھا۔ یونانی دستے کا سالار کاؤنٹ جولین، گاتھوں کا ''مغیث الرومی'' اور یہودیوں کا ''قولہ'' تھا۔ یہ فوج شہزادی کے والد جولین کے فراہم کردہ چار تجارتی جہازوں میں کئی دنوں کے اندر ساحل اسپین کے جس مقام پر اتری، اسے کیلپے (Calpe) کہتے تھے، عربوں نے اس کا نام ''جبل الطارق'' رکھا، جسے اہل یورپ ''جبرالٹر'' کہنے لگے۔

وزی گاتھ قوم سے پہلے اسپین پر شمال سے ونڈال (Vandal) قوم حملہ آور ہوئی تھی، چنانچہ اس کے نام پر جنوبی اسپین ''ونڈالوسیہ'' کہلانے لگا تھا۔ عرب مسلمانوں نے اسے ''اندلس'' کہنا شروع کر دیا، جو بعد میں آہستہ آہستہ پورے اسپین کے لیے بولا جانے لگا۔ اسی لیے اسلامی اسپین (۷۱۱ء تا ۱۴۹۲ء) کو ''اندلس'' کہا جاتا ہے۔ موجود اسپین (اصل نام ایسپانا Espana) کا جنوبی صوبہ آج بھی اندلوسیہ کہلاتا ہے، جس میں غرناطہ، اشبیلیہ اور قرطبہ واقع ہیں۔

طارق بن زیاد نسلاً بربری افریقی اور موسیٰ بن نصیر کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اس نے موسیٰ کے بیٹوں کے ساتھ ہی تعلیم و تربیت پائی تھی۔ اس کی شجاعت اور لیاقت کی بنا پر موسیٰ نے اسے ''طنجہ'' کا حاکم مقرر کیا تھا۔ طنجہ،

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سبتہ کے مغرب میں ساحل مراکش پر واقع ہے، جہاں بحر اوقیانوس (Atlantic) کا آغاز ہوتا ہے۔

طارق بن زیاد نے چھوٹے سے جزیرہ نمائے جبرالٹر کی پہاڑی کے پاس لشکر اُتارا اور پھر چاروں جہازوں کو آگ لگا کر جلا دینے کا حکم دیا، تا کہ کسی کو واپس بھاگنے کا خیال بھی نہ آئے۔ علامہ اقبال نے اس واقعے کو یوں منظوم کیا ہے :

طارق چو بر کنارۂ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کارِ تو بہ نگاہِ خرد خطاست
دوریم از سوادِ وطن بازچوں رسیم
ترک سبب زروئے شریعت کجا رواست؟
خندید و دستِ خویش بہ شمشیر برد و گفت
ہر ملک ملکِ ماست کہ ملک خدائے ماست

(طارق نے جب اندلس کے ساحل پر جہاز جلا دیے تو انھوں (ساتھیوں) نے کہا کہ تمہارا یہ کام عقل کی نگاہ میں خطا و غلطی ہے۔ ہم وطن کی سرزمین سے دور ہیں، پھر واپس کیسے پہنچیں گے؟ (واپسی کے لیے اسباب و) ذرائع کو ترک کرنا شریعت کی رُو سے درست و جائز نہیں ہے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ (طارق) ہنسا اور اپنا ہاتھ تلوار کی طرف بڑھاتے ہوئے پرجوش بولا: ہر ملک ہمارا ملک ہے کیونکہ وہ ہمارے خدا کا ملک ہے۔)

نبی کریم کی بشارت

طارق بن زیاد نے راستے میں جہادی سفر کے دوران خواب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین و انصار کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تلواروں اور ڈھالوں سے آراستہ ہیں اور سرکارِ دو عالمؐ طارق! سے فرماتے ہیں: طارق! اسی شان سے قدم آگے بڑھائے جاؤ۔" پھر یہ دیکھا کہ رحمۃ اللعالمین صحابہ کرام کے ہمراہ اندلس میں داخل ہو گئے۔ آگے آگے وہ چلے جا رہے ہیں اور طارق اس مقدس جماعت کے پیچھے پیچھے ہے۔

گورنر تدمیر کا ہولناک پیغام

طارق اس پہاڑی (جبل الطارق) کے پاس چند روز مقیم رہا۔ اس اثنا میں عبدالملک معافری کا دستہ قرطایہ (Cortayo) نامی شہر پر بلا مزاحمت قابض ہو گیا۔ پھر مسلمان جزیرۂ خضراء کی طرف بڑھے۔ اس پر طریف نے حسب سابق قبضہ کر لیا۔ اس علاقے کا گورنر ڈیوک تدمیر اپنی سپاہ کے ساتھ مقابل آیا لیکن ایک ہی جھڑپ میں پسپا ہو کر بھاگا۔ راڈرک ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دنوں شہر بسکے (شمالی اسپین) کی بغاوت فرو کرنے میں مصروف تھا۔ تدمیر نے تیز رو قاصد کے ذریعے یہ پیغام بھجوایا:

''ہماری سرزمین پر ایک قوم آن اُتری ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ آسمان سے نازل ہوئی ہے یا زمین سے نکل پڑی ہے۔''

تدمیر نے یہ اطلاع بھی دی کہ شہزادی فلورنڈا کا باپ کاؤنٹ جولین ان کا راہ نما ہے۔ راڈرک یہ سنتے ہی الٹے پاؤں بھاگا اور قرطبہ پہنچ کر ایک لاکھ کا لشکر جمع کیا۔ ادھر طارق نے حالات کے پیش نظر موسیٰ سے کمک کی درخواست کی۔ موسیٰ نے اس عرصے میں بہت سی کشتیاں تیار کروا لی تھیں، ان کے ذریعے پانچ ہزار بربر گھڑسوار بھیج دیے۔ یوں اسلامی لشکر کی تعداد ۱۲ ہزار ہوگئی۔ اُدھر سے راڈرک نے تیزی سے کوچ کرتے ہوئے جنوب کا رُخ کیا۔ ادھر سے طارق نے آگے بڑھ کر دریائے سلیط (Guadacelete) کے کنارے جھیل لاجنڈا کے پاس ڈیرے ڈال دیے۔ ساحل سمندر سے سات میل دور واقع یہ مقام شریش (Xeres) کہلاتا تھا۔ دریائے سلیط کو وادی بکہ بھی کہا جاتا تھا اس لیے اس جنگ کو جنگ شریش یا عولوں کے بقول وادی بکہ کی جنگ کہتے ہیں۔ (عربی میں ''وادی'' کے معنی دریا بھی ہیں۔) راڈرک کی ایک لاکھ فوج سامنے آن خیمہ زن ہوئی۔ ادھر افریقہ سے آئے ہوئے بارہ ہزار ''باز'' تھے، جن کا شاہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باز طارق بن زیاد تھا۔

راڈرک کے لشکر میں تین گاتھ شہزادے بھی شامل تھے، جو کاؤنٹ جولین کے ذریعے خفیہ طور پر طارق سے اپنی وفاداری، تعاون اور تابعداری کا قول وقرار کر چکے تھے۔ مسلمان غنیم کی کثرت اور اس کے سازوسامان کی فراوانی سے مرغوب ہوئے تو طارق نے ان کے سامنے ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ اس نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد یوں کہنا شروع کیا:

"ساتھیو!...... خوب سمجھ لو، اب تمہارے بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ سمندر تمہارے پیچھے ہے اور دشمن تمہارے آگے۔ اللہ کی قسم! اب پامردی واستقلال کے سوا تمہارے لیے کوئی چارۂ کار باقی نہیں رہا۔ تم اس جزیرہ نما میں ایسے ہی ہو جیسے یغمائی (لٹیرے) بخیلوں کے دسترخوان پر ہوتے ہیں۔ تمہارے دشمن اپنی فوج اور سامان جنگ کے ساتھ تمہارے سامنے آ چکے ہیں۔ تمہارے پاس کوئی سامان نہیں بجز تمہاری تلواروں کے۔ تمہارے پاس کوئی رسد نہیں سوائے اس کے کہ تم دشمن سے چھین لو۔ اگر تم نے کوتاہی کی تو تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی، لہٰذا تم اس سرکش (راڈرک) کو زیر کر کے اپنے آپ کو رسوائی میں پڑنے سے بچا لو، جو اپنے قلعہ بند شہر سے تمہارے مقابلے کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیے نکلا ہے۔ اگر تم اپنی جانوں پر کھیل جاؤ تو کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ میں تمہیں کوئی ایسی دعوت نہیں دیتا جسے خود قبول کرنے کو تیار نہ ہوں۔ میں تمہیں ایسے مقام پر لایا ہوں جہاں سب سے سستی انسانوں کی جانیں ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔

"دوستو!...... تم اس جزیرہ نما میں اللہ کا کلمہ اور اس کا دین سربلند کرنے آئے ہو اور اس کا ضرور اجر پاؤ گے۔ یہاں کا مالِ غنیمت صرف تمہارے واسطے ہے۔ تم اپنے عزم پر استوار رہو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور دونوں جہانوں میں تمہارا نام باقی رہے گا۔ اگر میں حملہ کروں تو تم بھی ٹوٹ پڑو۔ اگر میں رک جاؤں تو تم بھی رک جانا۔ جب دونوں فوجیں ٹکرائیں گی تو میں خاص طور پر اس سرکش (راڈرک) کی طرف رُخ کروں گا۔ اگر میں اس کا کام تمام کرنے کے بعد مارا جاؤں تو میں تمہارا کام پورا کر جاؤں گا۔ تم بہادر اور عقل مند ہو، اس کے بعد تم اپنے کام خود سنبھال سکتے ہو۔ اور اگر میں اس تک پہنچنے سے پہلے ہی مارا جاؤں تو تم میرے اس عزم کو پورا کرنا اور اس پر حملہ آور ہو کر اسے کیفر کردار کو پہنچانا اور اس جزیرہ نما کی فتح

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مکمل کر لینا، کیونکہ اس کے قتل کے بعد ان لوگوں کی ہمتیں پست ہو گی۔

''ساتھیو!...... اگر میں قتل ہو جاؤں تو غمگین نہ ہونا اور نہ آپس میں جھگڑ کر ایک دوسرے سے لڑنا۔ اگر تم دشمن کے سامنے پیٹھ پھیرو گے تو تم قتل اور گرفتار ہو کر برباد ہو جاؤ گے۔ خبردار! پستی قبول نہ کر لینا اور خود کو دشمن کے حوالے نہ کر دینا۔ تمہارے لیے مشقت و جفاکشی کے ذریعے شرف و عزت اور آرام و راحت اور حصولِ شہادت کے ساتھ ثواب آخرت مقدر کیا گیا ہے۔ یہ سعادتیں حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھو۔ اب میں حملہ آور ہوں گا اور اس پر چھا جاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔ بہادرو!...... میرے حملہ آور ہوتے ہی تم بھی جھپٹ پڑنا۔''

اس پر جوش تقریر سے اسلامی فوج کے دل عزم و ہمت، جوش و خروش اور فتح و ظفر کی امیدوں سے بھر گئے۔ مجاہدین اسلام نے تمام رات جاگ کر آنکھوں میں کاٹی۔ جب صبح کا سپیدہ نمودار ہوا تو طبل جنگ بجایا گیا۔ یہ ۲۷ رمضان المبارک ۹۲ھ/ ۱۹ جولائی ۷۱۱ء کی یادگار صبح تھی۔

میدانِ کارزار میں

راڈرک نے صفیں درست کیں۔ اسے گاتھ شہزادوں کی نیت کا علم نہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھا، انہیں وفادار جان کر ایک کو میمنہ پر اور دوسرے کو میسرہ پر مقرر کیا۔ خود قلب میں رہا۔ وہ دو گھوڑوں کے تختِ رواں پر موتیوں، یاقوت اور زبرجد سے مرصع چتر شاہی کے نیچے، زر و جواہر سے آراستہ لباس میں بیٹھا تھا۔ اس کے زیر کمان ہر طرح کے اسلحے سے لیس ایک لاکھ جنگجو اور وافر ذخیرۂ رسد تھا۔ پیچھے باربرداری کے جانوروں پر بے شمار رسے لدے ہوئے تھے، جن سے مسلمان قیدیوں کو باندھنا مقصود تھا۔ امراء اور جاگیردار اپنے خیموں کے سامان میں سونے چاندی کے برتن اور زر و جواہر بھی لے آئے تھے۔ عام کسان بھی فوج میں تھے اور بعض کے ہاتھوں میں تو ہتھیاروں کے بجائے کھیتی باڑی کے آہنی آلات تھے۔ چونکہ بادشاہ غاصب سلطنت تھا، بہت سے جاگیردار دل سے اس کے خیر خواہ نہ تھے۔ میمنہ اور میسرہ کے کمانڈر خود مدعی سلطنت تھے۔

دوسری طرف بارہ ہزار پردیسی تھے جو نہ اعلیٰ اسلحے سے لیس تھے، نہ ان کے پاس سواری کے لیے زیادہ گھوڑے تھے۔ وہ زرہیں لگائے، سفید عمامے باندھے، ہاتھوں میں عربی کمانیں لیے، کمروں میں تلواریں لٹکائے اور بغلوں میں نیزے دبائے کھڑے تھے۔

حملے کا آغاز مسیحیوں کی طرف سے ہوا۔ ادھر سے مجاہدین اسلام آگے بڑھے اور جلد ہی گھمسان کا رن پڑ گیا۔ سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہسپانوی لشکر کے بازوؤں پر دباؤ پڑتے ہی کماندار گاتھ شہزادے پیچھے ہٹنے لگے، پھر یکایک وہ مسلمانوں سے آ ملے، تاہم راڈرک پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ اپنے قلب کی فوج کے ساتھ جم کر لڑتا رہا۔ لڑائی ۲۷ رمضان سے ۵ شوال تک جاری رہی۔ لیکن ان آٹھ دنوں میں عیسائی پوزیشنیں بدلتے بدلتے بیس میل پیچھے ہٹ گئے۔ آٹھویں روز طارق نے بھرپور حملہ کیا تو مسیحی قلب کی سپاہ میں ابتری پھیل گئی اور راڈرک کے سامنے کے دستے نے جگہ خالی کر دی۔ طارق نے راڈرک کا تخت دیکھا تو بجلی کی طرح جھپٹا اور اپنے آدمیوں سے کہا: ''یہی بادشاہ ہے، اسے دھر لو۔'' طارق خود اس کے سر پر پہنچ گیا لیکن راڈرک اس تیزی سے فرار ہوا کہ مسلمان تعاقب کرنے کے باوجود اسے پکڑ نہ سکے۔ کچھ دور جا کر اس کا سفید گھوڑا جس پر جواہرات کا ہزین ساز تھا، دلدل میں دھنسا ہوا ملا۔ وہیں راڈرک کا ایک سنہری موزہ بھی پڑا تھا جس پر زر و جواہر لگے تھے۔ ایک بیش قیمت حلہ (لبادہ) بھی وہاں پڑا تھا۔ بادشاہ کا انجام کسی کو معلوم نہ ہو سکا۔ غالباً وہ دریا کی موجوں میں ڈوب مرا تھا۔

ادھر میدانِ سرلیش لاشوں سے پٹا پڑا تھا۔ اس جنگ میں تین ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ عیسائیوں کی لاشوں کا شمار نہ تھا۔ سونے، چاندی اور تانبے کی انگوٹھیوں سے اُمراء، متوسط الحال اور غریبوں کا درجہ پہچانا جا سکتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ طارق نے مال غنیمت جمع کرایا۔ مسیحی قیدی انھی کے مسلمانوں کو باندھنے کے لیے لائے ہوئے رسوں سے باندھے گئے لیکن قیدی زیادہ تھے اور رسے پورے نہ آئے۔ خلیفہ کے لیے خمس یعنی پانچواں حصہ نکال کر باقی مالِ غنیمت اور قیدی، مجاہدین میں تقسیم کر دیے گئے۔

دریں اثناء بعض گاتھ شہزادے جنوب مغربی اسپین میں اپنی اپنی جاگیروں پر بیٹھے تھے، ان سے نمٹنا ضروری تھا، چنانچہ سب سے پہلے صوبہ قادس کے مشہور شہر کا محاصرہ کیا گیا۔ چند روز میں محصورین نے اطاعت قبول کر لی (اسلامی دور میں یہ شہر مدینہ شذونہ کہلاتا رہا اور یہ نام آج تک چلا آ رہا ہے) پھر قرطبہ کے مغرب میں شہر حصن المدور (گول قلعہ) پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا جسے ہسپانوی آج بھی Almadovar کہتے ہیں۔ اس کے بعد اشبیلیہ (Sevilla) سے ۲۵ میل مشرق میں شہر قرمونہ لے لیا، پھر اشبیلیہ کا رُخ کیا تو شہر والوں نے جزیہ ادا کرنا منظور کیا۔ مسلمان استجہ پہنچے تو وہاں راڈرک کے مفرور فوجیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بہت سے مسلمان شہید کر دیے۔ طارق نے محاصرہ کیے رکھا۔ ایک روز ایک عیسائی دریا کے کنارے آ نکلا۔ طارق نے اسے دیکھ لیا۔ وہ دریا میں کود گیا تو طارق نے جست لگا کر اسے پانی ہی میں دبوچ لیا۔ پوچھ گچھ پر معلوم ہوا کہ وہی شہر کا والی ہے۔ اس نے جزیہ دینا منظور کر کے شہر کے دروازے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھلوا دیے۔ یہ مسیحی والی، عمر بھر اپنے وعدے کا پابند رہا۔ شہر میں پانی کی قلت تھی۔ طارق نے چار میل دور دریا سے استجہ تک نہر کھدوا کر پانی پہنچا دیا۔ یہ نہر ''عین الطارق'' کہلائی۔

قرطبہ کا سخت محاصرہ اور شاندار فتح

قرطبہ (Cordoba) اسپین کا ایک اہم شہر تھا۔ طارق نے خلیفہ عبدالملک کے تجربہ کار غلام مغیث کو ۷۰۰ سوار دے کر قرطبہ پر چڑھائی کرنے بھیج دیا۔ اس نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اس کے جاسوس ایک چرواہے کو پکڑ لائے۔ اس نے بتایا کہ یہاں کے امراء و روسا سب طلیطلہ چلے گئے ہیں اور والی شہر صرف چار سو سپاہیوں اور تھوڑے سے شہریوں کے ساتھ حفاظت کے لیے بیٹھا ہے۔ ایک رات جب بارش ہو چکی تھی اور مسلمانوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز نہ نکلی، دو مسلمان دیوار پر چڑھے اور فصیل کے پاسبان کو قتل کر کے شہر کا پھاٹک کھول دیا۔ اسلامی لشکر کا ریلا شہر میں داخل ہو گیا مگر شاہی محل جا کر معلوم ہوا کہ حاکم شہر اپنے آدمیوں کے ہمراہ شہر کے مغربی حصے میں سینٹ جارج نامی قلعہ نما گرجے کے اندر چھپا بیٹھا ہے۔ گرجے کا محاصرہ کیا گیا مگر مہینہ بھر کامیابی نہ ہوئی۔

ایک روز مغیث کا ایک حبشی غلام رباح ایک درخت پر چڑھ کر پھل توڑ رہا تھا کہ گرجے والے اس پر آن پڑے اور قلعے کے اندر لے گئے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے پہلے کبھی کوئی حبشی نہ دیکھا تھا، لہٰذا اس کی سیاہی دھونے کے لیے اسے چشمے پر لے گئے۔ یہاں رباح نے سمجھ لیا کہ ان کے لیے پانی کس راستے سے آتا ہے۔ جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس شخص کے جسم کی سیاہی قدرتی ہے اور ختم نہیں ہوسکتی تو انہوں نے اسے قید کر دیا۔ ساتویں روز رباح قید سے بھاگ نکلا اور آ کر مغیث کو چشمے کے متعلق بتایا۔ یوں زمین دوز نہر تلاش کر کے اس کا پانی روک دیا گیا۔ عیسائی مجبور ہوئے تو مغیث نے ان کے سامنے اسلام یا جزیے کی شرط پیش کی جو انہوں نے قبول نہ کی، چنانچہ محاصرہ جاری رہا۔ آخر ایک روز حاکم شہر نکل بھاگا۔ مغیث نے اس کا تعاقب کیا۔ قطلیرہ کے مقام پر حاکم شہر کا گھوڑا ایک تالاب پھاندتے ہوئے ٹھوکر کھا کر گرا اور گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ مغیث نے تیزی سے وہاں پہنچ کر حاکم شہر کو گرفتار کر لیا۔ اس کے باوجود کلیسا والے ہار نہ مانے۔ آخر مغیث نے کلیسا کے گرد آگ جلوائی تو انہوں نے مجبور ہو کر اطاعت قبول کر لی۔

اس کے بعد مالقہ (Malaga) البیرہ اور اریولہ کے علاقے یکے بعد دیگرے فتح ہو گئے۔ البیرہ میں آگے چل کر شہر غرناطہ کی بنیاد پڑی۔ مقامی حاکم تدمیر نے پہلے ریہ میں اور پھر اریولہ میں مزاحمت کی۔ اریولہ میں اس کے ساتھ بہت تھوڑے آدمی رہ گئے تو اس نے عورتوں کو مردانہ لباس پہنا کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فصیل پر کھڑا کر دیا۔ مسلمان دور سے انہیں جنگجو مرد سمجھے، چنانچہ جب تدمیر صلح کا جھنڈا لہراتا اسلامی کیمپ میں آیا تو مسلمانوں نے نرم شرطوں پر صلح کر لی۔ جب شہر میں داخل ہوئے اور حقیقت حال کھلی تو مسلمان کف افسوس ملنے لگے لیکن قول و قرار پر قائم رہنا ان کا ایمان تھا، لہٰذا شرط مصالحت کے مطابق یہ علاقہ تدمیر کے پاس رہنے دیا گیا۔ اریولہ (Eriheula) کی فتح ۴ رجب ۹۴ھ/ ۶ اپریل ۷۱۳ء کو عمل میں آئی جبکہ موسیٰ بن نصیر بھی اندلس میں داخل ہو چکے تھے۔

طلیطلہ کی حیران کن فتح

گاتھ دارالحکومت طلیطلہ (Toledo) بلندی پر واقع تھا۔ اس کے ارد گرد دریائے تاجہ (Tagus) کا گھیرا تھا۔ اس کا دھارا تیزی سے ایک جھیل میں گرتا تھا جو ایک چٹان کھود کر بنائی گئی تھی۔ فصیل دریا کی طرف بہت اونچی تھی اور اس کے گرد خندق تھی۔ شمال کی طرف لوہے کے مضبوط کانٹے فصیل پر نصب تھے۔ کاؤنٹ جولین کے مشورے پر طارق بن زیاد خود فوج لے کر یہاں پہنچا مگر شہر میں چند ہزار معمولی لوگوں اور غلاموں کے سوا کوئی نہ تھا۔ مسلمانوں کی آمد کا سن کر بیشتر لوگ اپنے گھربار چھوڑ کر جلیقیہ (Galicia) یا اشتوریاس کی طرف بھاگ نکلے تھے۔ پادریوں نے اپنے خزانے تہ خانوں میں چھپا دیے تھے جبکہ اسقف اعظم بیش قیمت اشیاء

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ روم کی جانب فرار ہو گیا تھا۔ یوں طلیطلہ بلا مزاحمت مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا۔ عیسائیوں کے ستائے ہوئے یہودی مسلمانوں سے مل کر تعاون کر رہے تھے۔

طارق نے طلیطلہ کی متروکہ جائدادوں کا مال و دولت قبضے میں لے لیا مگر شہر میں رہنے والے عیسائیوں کے جان و مال سے کوئی تعرض نہ کیا اور انھیں مکمل مذہبی آزادی عطا کی، البتہ جو گرجے ویران ہو گئے تھے انہیں مساجد میں تبدیل کر لیا گیا۔ گرجوں میں بہت سے تاج ملے جو وزی گاتھ بادشاہوں نے نذر کیے تھے۔ ان کا دستور تھا کہ تاجپوشی کے وقت دو تاج بنواتے، ایک خود پہنتے، دوسرا نذر چڑھاتے تھے۔ اس پر ان کا نام، عمر، تاریخ تخت نشینی اور بعد میں تاریخ وفات لکھ دیتے تھے۔ ایسے ہی ایک سو شاہی تاج طارق کے ہاتھ لگے۔

طارق نے مسلمانوں کو طلیطلہ میں آباد کیا۔ ان کے ساتھ یہودی حلیف بسائے گئے اور گاتھ شہزادہ اوپاس کو طلیطلہ کا حاکم بنا دیا۔ مجاہدین اسلام جب مفرورین کے تعاقب میں نکلے تو پہاڑیوں میں چھپا عیسائیوں کا ایک گروہ ملا۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے پاس ایک میز تھی جس کے متعلق مشہور تھا کہ یہ سیدنا سلیمان علیہ السلام کی میز ہے، جو یروشلم کی لوٹ مار (۷۰ء) میں رومی جرنیل ٹائٹس کے ہاتھ لگی تھی۔ لیکن صحیح بات یہ تھی کہ وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گاتھ کاریگروں نے بنائی تھی۔ میز ساری سونے کی تھی اور اس کے چاروں حاشیوں میں نیلم، یاقوت اور زبرجد کی چار تختیاں لگی ہوئی تھیں۔ چاروں پائے زمرد کے تھے۔ اس کی قیمت کا اندازہ پانچ لاکھ اشرفی تھا۔ طارق نے وہ میز خلیفہ کے خمس میں شامل کر دی۔

طلیطلہ سے ۵۵ میل آگے قلعہ النہر کے قریب ایک آبادی میں سب سے بیش قیمت خزانے ملے۔ ان میں وہ تاریخی مائدہ (کھانے کی میز) بھی تھی جسے یہود سیدنا سلیمانؑ سے منسوب کرتے تھے۔ یہ بھی ٹھوس سونے کی تھی۔ اس کے ۳۶۵ پائے جواہرات کے بنے ہوئے تھے۔ مسلمانوں نے اس آبادی کا نام ہی مدینۃ المائدہ رکھ دیا۔ اس کے بعد طارق نے آگے بڑھ کر استرقہ (Astorqa) اور جلیقیہ فتح کر لیے۔

یوں اندلس کی ایک شہزادی کہ جس کی عزت ایک عیسائی بادشاہ نے خراب کر دی تھی، کا بدلہ لینے کے لیے آنے والے مجاہدین اسلام نے طارق بن زیاد کی قیادت میں پورے اسپین کو فتح کر کے اسلام کا پرچم لہرا دیا انہوں نے ثابت کر دیا کہ مسلمان کسی کی بیٹی خواہ وہ دشمن کی ہی ہو، کی عزت کی پامالی اور بے حرمتی کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے، بلکہ اس جرم کے مرتکب کو سخت سزا دیتے ہیں اور عورتوں کی عزتوں کو ہر حال میں محفوظ بناتے ہیں، خواہ وہ اسلام مخالف مذہب کی عورتیں ہی کیوں نہ ہوں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اندلس کی شہزادی اگرچہ وہ عیسائی تھی لیکن جب اس نے دیکھا کہ مسلمانوں نے اس کی عزت کی بربادی کا بدلہ خوب لیا ہے تو اس کا دل مسلمانوں اور اسلام کے احترام سے بھر گیا اور وہ بہت متاثر و خوش ہوئی اور اسلام جیسے حقوق کے محافظ دین کی عظمت کی معترف و قائل ہو گئی۔

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہسپانیہ کا سوداگر

آج سے کئی سو سال پہلے کا ذکر ہے کہ سپین کا ملک مسلمانوں کے زیرِ نگین تھا۔ علم، دولت اور حکومت مسلمانوں کے دور کی غلام تھی۔ اس زمانے میں سپین کا سب سے مال دار تاجر شیخ ادریس احمد نامی ایک شخص تھا۔ وہ اس قدر مشہور تھا کہ لوگ اسے شیخِ اندلس کے نام سے پکارتے تھے۔ اندلس سپین کا اسلامی نام ہے۔

ادریس احمد کسی متمول گھرانے میں پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ اس نے اپنی تمام دولت خود پیدا کی۔ اس کے والدین عرب کے رہنے والے تھے۔ مالی لحاظ سے ان کی حالت اچھی نہ تھی لیکن اسلامی اخلاق ان میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے۔ اس کی تربیت اتنی اچھی ہوئی کہ جب وہ جوان ہوا تو وہ ایک پکا مسلمان تھا۔ اس کی محنت اور اچھے اخلاق کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ سپین کا سب سے مال دار شخص بن گیا، لیکن وہ کیسے مال دار بن گیا؟ یہ ایک دلچسپ واقعہ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب وہ جوان ہوا تو اس کی حالت یہ تھی کہ کئی کئی وقت فاقوں میں گزر جاتے' اس نے بہت کوشش کی کہ اسے کوئی کام مل جائے لیکن قسمت نے اس کی یاوری نہ کی۔ شاید وہ ان ناکامیوں سے مایوس ہو جاتا' لیکن اسلامی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ وہ ہر ناکامی کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتا اور قرآن مجید کے ارشاد پر عمل کرتا کہ ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔'' ہر ناکامی کے بعد وہ پہلے سے زیادہ قوت سے کام شروع کرتا اور مایوسی کا مقابلہ کرتا۔

ادریس احمد جب اپنے وطن میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس نے نبی ﷺ کے ارشاد کے مطابق کہ ''سفر کامیابی کا ذریعہ ہے۔'' ملک شام کا رخ کیا تاکہ وہاں قسمت آزمائی کر سکے۔ ایک دن وہ ایک مسجد میں بیٹھا تھا کہ اس کی ملاقات ایک سوداگر سے ہوئی اور باتوں باتوں میں وہ سوداگر اس سے بہت خوش ہوا اور دونوں کے درمیان یوں گفتگو ہونے لگی:

سوداگر: تم کیا کام کر سکتے ہو؟ کیا تم لکھنا پڑھنا جانتے ہو؟

ادریس: افسوس کہ مجھے لکھنا پڑھنا زیادہ نہیں آتا' مگر شہسواری اور نیزہ بازی میں کافی مشق ہے۔

سوداگر: لیکن اس کے باوجود تم یوں مارے مارے پھر رہے ہو؟

ادریس: اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی ہے تو اس میں کسی کا کیا۔ میرا فرض یہ تھا کہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں پوری طرح کوشش کرتا' نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

سوداگر: سنو! میں چین کا رہنے والا ہوں' ایک دو دن میں مجھے یہاں سے جانا ہوگا۔ اگر تم میرے ساتھ جانا چاہو' تو میں تمہیں بطور خادم ساتھ لے چلوں گا۔

ادریس: مجھے آپ کی خدمت میں رہنے سے بہت خوشی ہوگی لیکن مجھے کیا کام کرنا ہوگا؟

سوداگر: تم اپنا کام اتنی جلدی بھول گئے! تم نے ابھی تو مجھے بتایا تھا کہ تم شہسواری اور نیزہ بازی میں خوب مشاق ہو اور یہی تمہارا کام ہوگا۔ سفر میں تم میرے محافظ ہوگے۔

ادریس: ان شاء اللہ آپ مجھے ہمیشہ وفادار پائیں گے۔

چند دنوں کے بعد سوداگر کا قافلہ روانہ ہوگیا۔ ادریس اپنے آقا کے ہمرکاب سفر کر رہا تھا۔ قافلے والے دن بھر سفر کرتے اور رات کو ان کا قیام ہوتا۔ سرِ شام ہی ادریس اپنا نیزہ سنبھالے اپنے آقا کے خیمہ کے گرد پہرے پر موجود رہتا۔ اسی طرح سفر کرتے وہ آخرکار سمندر کے کنارے جا پہنچے۔ سفر کے دوران سوداگر کو ایک بھی ایسا موقع نہ ملا کہ وہ ادریس کے کام کی شکایت کرسکے۔ ادریس ایک مسلمان تھا اور مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے فرضِ منصبی کو خوب اچھی طرح ادا کرے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کون جانتا تھا کہ ادریس کا ابھی سخت امتحان ہونے والا تھا اور اس امتحان میں پورا اترنا اس کی آئندہ زندگی کو کامیاب بنانے والا تھا۔ سوداگر کئی سالوں کے بعد اپنے ملک واپس جا رہا تھا۔ تجارت کے مال کے علاوہ اس کے پاس بیش بہا قیمت کے جواہرات اور سونا تھا۔ جہاز کے روانہ ہونے میں چونکہ کچھ دن باقی تھے' اس لیے سوداگر نے سمندر کے کنارے ایک محفوظ مقام پر قیام کا انتظام کر لیا۔ ابھی ان لوگوں کو چند دن گزرے ہوں گے کہ دور سے سمندر میں ایک سیاہ دھبہ دکھائی دیا اور آہستہ آہستہ یہ دھبہ کنارے کے نزدیک آتا گیا۔ آخر کار معلوم ہوا کہ وہ سمندری ڈاکوؤں کا جہاز تھا۔

بندرگاہ کے افسروں نے حفاظت کا پورا انتظام کر دیا اور رات دن مضبوط پہرہ بندرگاہ کی حفاظت کے لیے موجود رہتا۔ دن کو تو ان کے حملہ کا خطرہ کم تھا' لیکن رات کو خطرہ بہت زیادہ ہوتا۔ اس لیے بندرگاہ محافظ نے اپنی فوج کو چھوٹے چھوٹے دستوں میں تقسیم کر دیا تاکہ وہ باری باری تمام رات پہرہ دیتے رہیں۔ چین جانے والے مسافر جو جہاز کے انتظار میں بندرگاہ پر ٹھہرے ہوئے تھے' انھوں نے بھی اپنی حفاظت کے لیے مختلف تجاویز پر عمل کیا اور ہر ایک نے خود اپنے پہرے مقرر کر دیے۔ سوداگر نے بھی اپنے خادموں کو حکم دیا کہ وہ رات کو ادریس کے ساتھ باری باری پہرہ دیتے رہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رات اندھیری تھی اور تمام قافلہ گویا تاریکی میں پوشیدہ ہو رہا تھا۔کہیں کہیں کوئی ستارہ ٹمٹماتا نظر آتا تھا کہ یکا یک سمندر کے کنارے پر شور سنائی دیا۔آخر کار جس بات کا خدشہ تھا وہی ہوا۔سمندری ڈاکوؤں نے بندرگاہ پر حملہ کر دیا۔ سوداگر کا خیمہ کنارے سے آدھے میل کے قریب ہٹ کر تھا اور ادریس نصف درجن کے قریب دوسرے پہرہ داروں کے ساتھ اپنے آقا کی حفاظت میں مصروف تھا۔ شور وغل کی آواز سن کر اس نے دوسرے ساتھیوں کو بیدار کر دیا۔تھوڑی دیر میں سب کے سب اپنے اپنے ہتھیار سنبھال کر مقابلے کے لیے تیار ہو گئے کہ اتنے میں ڈاکوؤں نے ان پر دھاوا بول دیا۔ سوداگر بھی ہاتھ میں تلوار لیے خیمے کے دروازہ پر آ کھڑا ہو گیا اور اپنے پہرہ داروں کو اس نے للکار کر ہوشیار رہنے کا حکم دیا۔

ڈاکوؤں نے رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر ایک ایسے مقام پر جہاز کو لنگر انداز کر لیا تھا جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ بندرگاہ پر تمام مسافر چونکہ عارضی طور پر قیام کر رہے تھے اس لیے انہوں نے اپنی حفاظت کے لیے وہیں سے پہرہ دار ملازم رکھ لیے تھے۔ڈاکوؤں کے سردار نے سب پہرہ داروں کو پکار کر کہا اگر وہ اس کی مدد کریں تو ان کو بھی لوٹ کے مال میں سے نصف حصہ دیا جائے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام لالچی ملازم ڈاکوؤں سے مل گئے اور ان لوگوں نے اپنے مالکوں کو ہی لوٹنا شروع کر دیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سوداگر کا بھی یہی حشر ہوا۔دو حبشی غلاموں نے سوداگر پر حملہ کر کے اسے کس کر باندھ دیا۔ ایک غلام ننگی تلوار لیے اس کے سر پر کھڑا ہو گیا اور دوسرا اس کے خیمے میں قیمتی سامان باندھنے لگا۔

ادریس دوسرے خیمہ پر پہرہ دے رہا تھا۔جہاں سوداگر کا سامانِ تجارت رکھا تھا اور وہ اپنے آقا کی حالت سے بالکل بے خبر تھا۔ اتنے میں سات ڈاکو اس کی طرف بڑھے۔ وہ بھی نیزے کا دھنی تھا۔اس نے اپنے جوہر دکھائے اور تین ڈاکوؤں کو تو وہیں ڈھیر کیا۔باقی ڈاکو جان بچا کر بھاگ گئے۔ ادریس جب ان سے فارغ ہوا تو اس کا دل دھڑکنے لگا۔وہ حیران تھا کہ اس کا آقا کہاں گیا کیونکہ اس کی آواز سنائی نہ دی؟ وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک حبشی پہرہ دار اس کی طرف آیا اور بولا:

"ادریس تم یہاں کھڑے کیوں وقت ضائع کر رہے ہو؟زندگی میں ایسے مواقع روز روز نہیں آیا کرتے۔"

ادریس: کیا بے ہودہ بکواس کر رہے ہو میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا؟

نوکر: میرا مطلب صاف ہے یہ سامانِ تجارت جو تمہارے پاس ہے نصف تم لے لو اور نصف مجھے دے دو!سوداگر میں اب حرکت کرنے کی طاقت نہیں رہی۔ ہم نے اسے خوب کس کر باندھ دیا ہے۔جلدی کرو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ادریس کے پاس ایسے سوالات کا صرف ایک ہی جواب تھا۔نمک حرام غلام نے ابھی بات پوری ہی کی تھی کہ ادریس کا نیزہ اس کے سینے سے پار ہو چکا تھا۔ایک دردناک چیخ اس کے منہ سے نکلی اور اس کا کام تمام ہو گیا۔

ڈاکو مال سمیٹ کر ساحل کی طرف لوٹ رہے تھے کہ ادریس اپنے آقا کے خیمے کی طرف بڑھا۔اس نے وہاں ایک خوفناک نظارہ دیکھا۔اس کا آقا فرش پر بندھا پڑا تھا اور دو پہرے دار زروجواہر سمیٹنے میں مصروف تھے۔ادریس کو اندر آتا دیکھ کر نمک حراموں نے اسے بھی اپنے جیسا سمجھا اور بولے:

''ادریس آؤ تم بھی کچھ حصہ لے لو!اور عیش کرو۔'' پاس ہی سوداگر منہ کے بل پڑا تھا۔ ایک بدبخت نے اسے پاؤں سے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا کہ''اس کم بخت کو تو ٹھکانے لگالو''ادریس پر ایک بجلی گری۔ اس کا آقا ایسی بری حالت میں ہو۔ ایک حبشی غلام ننگی تلوار لیے کھڑا تھا اور دوسرے سامان باندھنے میں مصروف'اس سے یہ دیکھا نہ گیا۔

ادریس ایک مسلمان تھا اور مسلمان کے لیے غداری سے موت بہتر ہے۔اس کا آقا خاک پر بے حس وحرکت بندھا پڑا تھا۔ قاتل کی تلوار اس کے سر پر تھی'اس کو بچانے کی کوشش کرنا ذرا مشکل کام تھا۔ادریس خوب

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جانتا تھا کہ سوداگر کو بچانا اپنی موت مول لینا ہے۔ اگر نمک حراموں کو ادریس پر ذرا بھی شبہ ہو جاتا تو وہ اس کا کام تمام کر دیتے۔ دوسری طرف وہ اگر ڈاکوؤں سے مل جاتا تو وہ اگلی صبح ایک مال دار آدمی بن سکتا تھا اور بیش بہا زر و جواہر اس کے قبضے میں ہوتے۔ ایک معمولی پہرے دار سے یکا یک لاکھ پتی بن جانا معمولی بات نہ تھی' یہ ایک انقلاب عظیم ہوتا' لیکن ادریس مسلمان تھا' وہ اپنے آقا سے وفاداری کا عہد کر چکا تھا۔ مسلمان ہمیشہ اپنے عہد کو پورا کرتا ہے۔

اس نے لاکھوں کی دولت کو ٹھکرا دیا اور اپنے فرض کو مقدم رکھا۔ ادریس اپنے ارادے کا پکا تھا۔ وہ ایک بھوکے شیر کی طرح قاتلوں پر جھپٹا اور اس حبشی کے ہاتھ سے (جو اس کے آقا کے سر پر کھڑا تھا) تلوار چھین کر اس کا سر قلم کر دیا۔ بجلی کی طرح اس نے اپنے آقا کے بند کاٹ دیئے اور پھر دوسرے غداروں کو للکارا۔ ڈاکو چونکہ مال و اسباب باندھنے میں مصروف تھے اور ان کے پاس کوئی ہتھیار بھی نہ تھا' اس لیے وہ کچھ گھبرا سے گئے۔ ادریس کے ساتھ اب اس کا آقا بھی مسلح ہو کر موجود ہو گیا اور دونوں نے تین چار ڈاکوؤں کو ڈھیر کیا اور باقی جان بچا کر بھاگ نکلے۔

دوسرے دن علی الصبح ڈاکوؤں کا جہاز' لوٹ کا مال لے کر سمندر میں واپس جاتا دکھائی دیا۔ کئی ڈاکو اس لڑائی میں کام آئے اور بہت سے زخمی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پکڑے گئے۔تمام مسافروں کولوٹ لیا گیا۔اگران لوگوں میں کوئی شخص بچاتو وہ صرف سوداگر تھااور یہ محض ادریس کی وفاداری اورنمک حلالی کا نتیجہ تھا۔ہرایک کی زبان پر ادریس کی جواں مردی اور بہادری کاواقعہ تھا اور جو سنتا اس کی تعریف کرتا۔ وہ اپنی تعریف سن کر یہی جواب دیتا کہ اس نے صرف اپنافرض ادا کیا ہے'وہ اسلام کے نام دھبہ لگانا نہ چاہتا تھا' وہ قرآن کریم پرعمل کرتا تھااور وہ اس پیغمبر الٰہی ﷺ کا پیرو تھا جو امین تھا۔

سوداگر نے اس دن کے بعدادریس کو پہرہ دار کی بجائے اپنامصاحب بنالیااور دونوں سپین کی طرف روانہ ہوگئے۔سپین میں سوداگر کے بڑے بڑے عالی شان محلات اور باغات تھے اوروہ شہرمیں سب سے زیادہ متمول آدمی تھا۔ادریس انہی محلات میں رہنے سہنے لگا۔سوداگر ہرسال ادریس کی وفاداری کی یادمیں ایک دعوت دیتا اور شہر کے رؤسا کومدعوکرتااور ان کے سامنے سارا واقعہ بیان کرتا۔غرض اس طرح اس کی زندگی کے دن گزرتے گئے اور اس کی وفاداری کی دھوم دور دورتک پہنچ گئی۔شہر کے باہرایک وسیع میدان'اسلامی حکومت کی طرف سے تفریح گاہ کے لیے وقف کردیا گیاتھا۔

اس میدان کے مشرقی حصہ میں ایک عالی شان عمارت تھی اورباقی تین طرف تماشائیوں کے بیٹھنے کے لیے گیلری تیار کی گئی تھی۔ان دنوں رواج تھا کہ ہرسال ٹورنامنٹ ہوتے'جن میں کھیلوں کامقابلہ ہوتااور ہرقوم

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے نوجوان اپنے جوہر مردانگی دکھا کر خراج تحسین وصول کرتے۔ مسلمان گو حاکم قوم تھے لیکن یہودی' عیسائی اور حبشی تک سے ایک ہی جیسا سلوک کیا جاتا تھا اوران کھیلوں میں ہر خاص وعام کو حصہ لینے کی اجازت تھی۔ جب یہ مقابلے ہوتے تو اس عمارت پر جو میدان کے ایک طرف تھی اسلام کا قومی جھنڈا لہرایا جاتا۔

ہر سال عیدالفطر کے موقع پر کھیلوں کا مقابلہ ہوتا۔اس دن فوجی پریڈ منعقد کی جاتی اور فوج کے سپاہی اپنے سپاہیانہ کرتب دکھاتے۔ مسلمان اورعیسائی شاہ سواروں کے نیزہ بازی' تیراندازی' شمشیرزنی اور گھڑ دوڑ کے مقابلے ہوتے۔ دور دور سے لوگ ان مقابلوں کو دیکھنے کے لیے آتے اور وہ تمام لوگ مسلمانوں کے مہمان سمجھے جاتے تھے۔ ہر مسلمان کا دروازہ ان مہمانوں کے لیے اس دن کھلا رہتا۔ ایسے لوگ جنھیں کہیں جگہ نہ ملتی وہ شاہی مہمان خانہ میں قیام کرتے اور سرکاری طور پر ان کی دعوت کی جاتی۔

ماہِ رمضان ختم ہونے والا تھا اور شہر کے لوگ ٹورنامنٹ کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔شہر میں مہمانوں کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ کھیلوں کے مقابلہ میں حصہ لینے والوں نے حسب معمول اپنے دوستوں کو اطلاع کر دی تھی کہ وہ آ رہے ہیں۔ شہر کے نوجوان مقابلہ کے لیے تیاریوں میں مصروف تھے۔ان کھیلوں میں شہسواری' تیر اندازی اورنیزہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بازی کو خاص وقعت دی جاتی تھی اور ان کھیلوں کو لوگ خاص شوق سے دیکھتے تھے۔

عید میں ابھی تین دن باقی تھے لیکن مقابلہ میں حصہ لینے والے مسلمان اور عیسائی شہزادوں کے ناموں کا چرچا شہر میں ہو رہا تھا۔ ان کے علاوہ ایک اور نوجوان بھی تھا۔ جسے ملک کا بچہ بچہ جانتا تھا اور اس کا نام اسحٰق تھا۔ اسحٰق شیخ ادریس احمد کا اکلوتا بیٹا تھا' شیخ ادریس احمد اب ایک مال دار سوداگر بن چکا تھا۔ اس کا آقا جب فوت ہونے لگا تو اس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ اس نے ادریس احمد کو تمام جائیداد کا وارث بنا دیا۔ چند سالوں میں شیخ ادریس احمد کی دیانتدار اور معاملہ فہمی نے اسے بہت فائدہ پہنچایا اور وہ ملک کے دولت مند لوگوں میں شمار ہونے لگا۔ اس کی دولت کا بہت سا حصہ غریبوں اور محتاجوں پر صرف ہوتا۔ وہ ہر سال مکہ معظمہ قیمتی تحائف بھیجتا۔ اسے صرف ایک رنج تھا اور وہ یہ کہ اس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی' لیکن جب اس کی عمر پینتالیس برس کی ہوگئی تو اللہ نے اسے ایک فرزند عطا کیا اور اس کی یہ حسرت بھی پوری ہوگئی۔ بیٹے کا نام اس نے اسحٰق رکھا۔

ادریس احمد نے اس کی خوب تربیت کی اور اسے اسلامی تعلیم سے مزین کیا۔ یہ تعلیم کے علاوہ اسے مردانہ کھیلوں' نیزہ بازی' تیراندازی اور شہسوار میں بھی خوب دسترس تھی' یہاں تک کہ وہ ان سالانہ مقابلوں میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ کامیاب رہتا اور اول درجے کا انعام اس کے حصے میں آتا۔ ادریس احمد بوڑھا ہو چکا تھا اور اسحٰق زندگی کا سہارا اور اس کی تمام جائیداد کا وارث تھا۔ متواتر دو سالوں سے اسحٰق تیراندازی میں اول آ رہا تھا اور ہر سال اسے سونے کا قیمتی تمغہ انعام ملتا۔ اس سال بھی اس کا نام خصوصیت سے لیا جا رہا تھا کیونکہ مقابلہ بہت سخت تھا اور بہت سے عیسائی نوجوان مقابلے کے لیے آ رہے تھے۔

عیدالفطر کا دوسرا دن تھا اور اس دن تیراندازی کا مقابلہ ہونے والا تھا۔ علی الصبح ہی لوگ جوق درجوق میدان میں جمع ہونے لگے۔ شاہی باجا نہایت شان سے بج رہا تھا۔ لوگ نئے نئے کپڑے پہنے میدان کی طرف چلے جا رہے تھے۔ مردوں کی طرح عورتیں بھی جوش و خروش سے ان کھیلوں کو دیکھنے کے لیے میدان کی طرف روانہ تھیں۔ ان کے لیے پردہ کا علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ بادشاہ حکومت کے امراء اور شاہی مہمانوں کے لیے خاص انتظام کیا جاتا تھا۔

دس بجے کے قریب تمام میدان مردوں، عورتوں، بچوں اور لڑکیوں سے پر ہو گیا۔ مقابلہ میں شامل ہونے والے سب نوجوان موجود تھے۔ امرا اور وزراء اپنے اپنے مرتبے کے لحاظ سے لباس پہنے اعلیٰ نسل کے گھوڑوں پر سوار خلیفہ المسلمین کی آمد کے منتظر تھے۔ مسلمان اور عیسائی میں کوئی امتیاز نہ تھا۔ ان کے جلوس کے آگے عربی نسل کے گھوڑوں کا ایک رسالہ تھا۔ رسالہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے نوجوان بھی سب کے سب عرب تھے۔ جن ؓ کے ہاتھوں میں برہنہ تلواریں چمک رہی تھیں۔ رسالہ کے بعد پیدل فوج تھی' جو رزق برق وردیاں پہنے جا رہے تھے۔ ان کے پیچھے حکومت کے اعلیٰ عہدیدار اور پھر خود بادشاہ کے باڈی گارڈ کے نوجوان مخصوص لباس زیب تن کیے چلے جا رہے تھے۔ ہر ایک نوجوان کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ کمر سے تلوار لٹک رہی تھی۔ سب کے آخر میں بادشاہ اور شاہی خاندان کے افراد گھوڑوں پر سوار تھے۔ بادشاہ کا گھوڑا بالکل سفید تھا اور خود بھی وہ سفید وردی پہنے تھا۔ ان کی کمر سے قیمتی تلوار جس کا دستہ نہایت مرصع اور جس پر جواہرات لگے ہوئے تھے' لٹک رہی تھی۔ خلیفہ المسلمین کے عمامے پر ایک ہیرا چمک رہا تھا۔ جب مسلمانوں نے اپنے بادشاہ کو آتے دیکھا تو اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے اس کا خیر مقدم کیا۔ عورتوں نے اپنے رومال اور دامن ہلا کر استقبال کیا۔

جب بادشاہ شاہی تخت پر جلوہ فرما ہو گئے تو ایک وزیر نے ہر ایک مقابلہ میں شامل ہونے والے نوجوان کو بارگاہِ شاہی میں پیش کیا' اس کا تعارف کرایا۔ ان میں بعض ایسے بھی نوجوان تھے جو گزشتہ مقابلوں میں حصہ لے چکے تھے اور انھیں بادشاہ جانتے تھے اور ان میں بعض نئے لوگ تھے۔ جب اسحٰق پیش ہوا تو خلیفہ المسلمین نے مسکرا کر فرمایا: ''پچھلے سال تو میدان لے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گئے تھے لیکن اس سال مقابلہ ذرا سخت ہوگا۔ تیرانداز بہت دور دور سے آئے ہیں۔'' اسحٰق نہایت ادب سے جھکا اور بولا: ''حضور! اگر اللہ کی مدد شامل حال رہی تو ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی یقینی ہوگی۔'' اس کی بات سن کر خلیفہ المسلمین مسکرا دیئے۔

تھوڑی دیر کے بعد طبل بجایا گیا اور مقابلہ شروع ہوگیا۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے نوجوان ساٹھ کی تعداد میں تھے۔ پہلے دو مقابلوں میں دس کامیاب رہے۔ تیسرا اور آخری مقابلہ نہایت سخت تھا۔ میدان کے درمیان ایک ستون کھڑا کیا گیا تھا جس پر ایک ریشمین پرندہ بنایا گیا' اس پرندہ کے پروں کو ہوا کے ذریعے سے پھڑ پھڑایا جاتا۔ تین تیروں سے جو اس پرندے کو نیچے گرادے وہ اول انعام کا حق دار تھا۔ سب نوجوان اپنی اپنی باری قسمت آزمائی کر چکے اور ناکام رہے۔ آخری نمبر اسحٰق کا تھا۔ مقابلہ کے قانون کے مطابق اسے سب سے آخر پر تیر چلانا تھا کیونکہ پچھلے سال وہ اول نمبر پر رہا تھا۔ جب وہ میدان میں نکلا تو تماشائیوں نے اللہ اکبر کا پرزور نعرہ لگایا لیکن جب اس نے تیر چلّے پر چڑھایا تو تمام میدان میں ہو کا عالم تھا اور لوگ سانس روکے بیٹھے تھے۔

تمام لوگوں کی آنکھیں اسحٰق کے چہرے پر گڑی تھیں، جو نشانہ باندھنے کے لیے کمان کو درست کر رہا تھا۔ تیر زور سے کمان سے نکلا اور پرندے کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دونوں پروں کو چھیدتا ہوا نکل گیا۔ ''مرحبا'' اور شاباش کی صدائیں ہر طرف بلند ہوئیں لیکن مقابلہ کی شرط ابھی پوری نہ ہوئی تھی' پرندہ کا گرانا لازمی تھا۔ دوسری بار پھر تیر پرندے کے پروں کو چھیدتا ہوا نکل گیا۔ آخری بار تیر عین باریک لوہے کے تار پر پڑا جس کے ذریعے سے پرندے کو کھڑا کیا گیا تھا اور پرندہ زمین پر آ رہا۔ پھر کیا تھا۔ فضا اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اسحٰق خلیفہ المسلمین کی طرف بڑھا اور جھک کر آداب بجالایا۔ بادشاہ نے اسے شاہی انعام واکرام کے علاوہ سونے کا قیمتی تمغہ دیا اور اسحٰق خوش وخرم اپنے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ گھر لوٹا۔

شیخ ادریس احمد کا مکان شہر سے ذرا دور تھا۔ اپنے بیٹے کی کامیابی کی خبر اسے بھی مل گئی۔ اس کے بہت آشنا اور دوست اسے مبارک باد دینے کے لیے اسحٰق کے گھر واپس آنے سے قبل پہنچ گئے۔ شیخ ادریس احمد اب بوڑھا ہو چکا تھا اور اس قابل نہ رہا تھا کہ وہ خود مقابلے کے میدان میں جا سکتا۔

بیٹے کی کامیابی کی خبر نے گویا اسے پھر سے جوان کر دیا اور وہ خود اٹھ کر مہمانوں کا خیر مقدم کرنے لگا۔ اتنے میں اسحٰق اپنے ہم عمروں کے ساتھ پہنچ گیا۔ وہ گھوڑے سے اترا اور باپ نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا۔ شیخ نے اس خوشی میں مہمانوں کی تواضع چائے اور پھلوں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے کی۔

دوپہر کے بعد شیخ نے نماز کے بعد اپنے بیٹے کو بلا بھیجا۔ جب اسحٰق باپ کے پاس آیا تو وہ کہنے لگا:

"پیارے بیٹے!...... میری عمر کا چراغ اب ٹمٹما رہا ہے۔ اللہ جانے موت کا فرشتہ کب مجھے بلانے آتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے تمہاری شادی کی خوشی بھی دیکھ لوں' اس لیے اس ماہ میں اگر یہ مبارک تقریب ہو جائے تو بہتر ہے۔"

اسحٰق خاموش تھا۔ صرف اس کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ماں اس کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے بولی: "نورِ نظر! تمہارے ماموں شیخ عبدالکریم نے آج تمہیں چائے کی دعوت پر بلایا ہے۔ وہاں اور لوگ بھی مدعو ہیں۔ تم اب جا کر لباس تبدیل کر لو اور شہر چلے جاؤ لیکن شام سے پہلے ضرور واپس آ جانا۔"

اسحٰق نے مسکراتے ہوئے جواب دیا: "پیاری اماں! جانا تو میرے اختیار کی بات ہے لیکن واپس آنا تو ماموں جان کی اجازت پر منحصر ہوگا۔"

ماں بولی: "پیارے بچے! آج شام کو تمہارے ابا نے تمہاری فتح کی خوشی میں ایک دعوت کا انتظام کیا ہے جس پر تمہارے ماموں بھی آئیں گے' تم ذرا ان سے پہلے پہنچ جانا، تاکہ کام کاج کی نگرانی کر سکو۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسحٰق نے نہادھو کر کپڑے تبدیل کیے اور ایک عربی گھوڑے پر سوار ہو کر شہر روانہ ہو گیا۔ اس کا ماموں عبدالکریم ایک امیر کبیر آدمی تھا۔ اس کی صرف ایک ہی لڑکی تھی جو اسحٰق سے منسوب تھی۔ ہونے والے داماد کی کامیابی کی خوشی میں اس نے دعوت کا انتظام کیا' جس میں اس نے شہر کے سرکردہ اصحاب کو دعوت دی۔ اسحٰق وہاں پہنچا تو مہمانوں نے پر زور تالیوں کے ساتھ اس کا پرجوش استقبال کیا۔

دعوت کے اختتام پر تمام مہمان یکے بعد دیگرے رخصت ہو گئے۔ اسحٰق بھی ماموں سے رخصت لے کر گھوڑے پر سوار ہو کر گھر روانہ ہوا۔ ڈوبتے ہوئے سورج کی آخری کرنیں مغربی پہاڑوں پر پڑ رہی تھیں۔ پرندے اپنے گھونسلوں میں بسیرا کرنے کے لیے تیزی سے اڑے جا رہے تھے۔ اسحٰق شاہی قبرستان سے گزر رہا تھا کہ اچانک اس کا گھوڑا کسی چیز کو دیکھ کر بدکا اور اچھلنا کودنا شروع کر دیا' ایک مسافر جو پشت پر اسباب اٹھائے جا رہا تھا اسے اتفاقاً ٹھوکر لگی۔ وہ سامان سمیت زمین پر لوٹنے لگا۔

اسحٰق نے گھوڑے کی لگام تھام لی اور اس سے معافی کا خواستگار ہوا اور کہا:

اسحٰق: ”مجھے اس واقعہ کا بے انتہا افسوس ہے' مجھے امید ہے کہ تمہیں زیادہ چوٹیں نہیں آئیں ہوں گی۔“

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مسافر: معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری آنکھیں پھوٹ گئی ہیں' تکبر سے تمہارا دماغ عرش پر ہے۔

اسحٰق: تم یہاں اجنبی معلوم ہوتے ہو' کہاں سے آرہے ہو؟

مسافر: کون شیطان تمہیں یہاں لے آیا؟ میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ تکبر اور غرور تم میں اس لیے ہے کہ تم ایک برسرِ اقتدار قوم کے فرد ہو جو عنقریب نیست و نابود ہونے والی ہے۔

اسحٰق: دوست حد سے زیادہ تجاوز اچھا نہیں' تم مسافر معلوم ہوتے ہو۔ مہربانی کر کے مجھے معاف کر دو۔ اس کے عوض تم کچھ روپے لے سکتے ہو۔

مسافر: بیوقوف نوجوان! تم مجھے اندلس کا باشندہ خیال کرتے ہو۔ میں اس سرزمین سے آیا ہوں جہاں ایک مسلمان کے ہاتھ سے روپیہ لینے پر بھی تھوکتے ہیں۔

اسحٰق: آپ اپنی زبان روکیں۔ اس یاوہ گوئی سے تمہارا مطلب؟

مسافر: تم میری زبان کو روکو۔ رومن دیوتا کی قسم! میں نے اپنی زندگی میں تم جیسا بزدل نہیں دیکھا۔

اسحٰق: اپنا راستہ پکڑو! میرا مذہب ایک مسافر پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ ورنہ میں تمہاری زبان گدی سے نکال دیتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسافر: تم بزدل ہو تمہاری دھمکی مجھ پر کوئی اثر نہیں رکھتی۔ اگر آدمی ہو تو گھوڑے سے نیچے اترو میں معاملہ صاف کیے دیتا ہوں۔

اسحٰق: میں کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا۔

جیسے ہی مسافر نے یہ کہا تو اسحٰق گھوڑے سے اترنے لگا لیکن مسافر اس سے بھی تیز ثابت ہوا۔ ابھی اسحٰق نے رکاب میں پیر ہی رکھا تھا کہ اس کے مقابل نے دوڑ کر اس کی پشت پر خنجر پیوست کر دیا۔ اسحٰق زمین پر گر پڑا اور اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں ہمیشہ کے لیے بے نور ہو گئیں۔

ہسپانیہ کے مشہور سوداگر کا اکلوتا بیٹا خاک وخون میں لت پت سڑک کے ایک طرف پڑا ہوا تھا۔ اس کا حملہ آور سخت پریشان تھا اور گھبراہٹ کے عالم میں اس نے بھاگ جانے کی کوشش کی۔ یہاں اس وقت کوئی آدمی نہ تھا۔ اسحٰق کا ملازم اس کے پیچھے پیچھے سامان لیے چلا آ رہا تھا۔ دور فاصلے پر نمودار ہوا۔ وہ جلدی جلدی قدم اٹھائے چلا آ رہا تھا۔ قاتل نے حملہ کرنے کے بعد ایک منٹ بھی ضائع نہیں کیا۔ اس نے سامان کو وہیں چھوڑا اور اس کے اور ملازم کے درمیان جو فاصلہ تھا اس کو غنیمت سمجھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔

اس عرصہ میں ادریس اپنے بیٹے کی واپسی کا انتظار حسب معمول بڑی بے صبری سے کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک نقشہ جم رہا تھا' لیکن اس کی تمام زندگی کا سہارا خنجر سے زخمی ہو کر خاک وخون میں پڑا تھا۔ آفتاب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غروب ہو چکا تھا اور سیاہی پھیلتی جا رہی تھی۔ اس سے بوڑھے آدمی کا اضطراب اور بھی بڑھ گیا۔ کئی دفعہ وہ اپنے محل سے باہر آیا۔ وہ اپنے بیٹے کو سڑک پر آتے دیکھنا چاہتا لیکن ہر بار اس کی نگاہیں ناکام واپس لوٹ آتیں۔ آخر کار اس نے ملازم سے وضو کے لیے پانی کا لوٹا طلب کیا۔ ملازم نے دریافت کیا کہ کیا آپ اپنے کمرہ میں نماز ادا کریں گے یا مسجد میں تشریف لے جائیں گے؟ ''مسجد میں جاؤں گا'' سوداگر نے جواب دیا۔ کیا رسول کریم ﷺ نے نہیں فرمایا: ''بہتر ہے اس گھر کو آگ لگ جائے جس کے مکین جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کریں بلکہ اپنے مکان پر نماز ادا کریں، لیکن ذرا انتظار کرو' اس نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا'' یہ کون آدمی ہے جو دوڑا چلا آ رہا ہے۔''؟ ''اجنبی معلوم ہوتا ہے'' ملازم نے جواب دیا لیکن بڑے اضطراب میں بھاگا آ رہا ہے۔''

اس وقت اسحٰق کا قاتل محل کے بیرونی دروازہ پر موجود تھا۔ اس کے ہاتھ اور کپڑے خون سے رنگے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے پر وحشت اور حیرانی برس رہی تھی۔ وہ سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا لیکن شدید خوف کے باعث اس کی زبان سے ایک لفظ تک نہ نکل سکا۔ بوڑھے سوداگر کو دیکھتے ہی وہ زمین پر دوزانو ہو گیا۔ آخر ہاتھ جوڑ کر اس نے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کہے:

قاتل: سوداگر! میں اجنبی ہوں! میں یہاں اپنے گھر سے بہت دور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور......!!

سوداگر: اور کیا؟ کہو خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں‘ تمھارے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا ہے؟ اندر آ جاؤ!!

قاتل: میں پناہ مانگتا ہوں‘ اللہ کے لیے مجھے بچاؤ! میں بالکل بے گناہ ہوں۔ اللہ اور محمد ﷺ کے نام پر پناہ مانگتا ہوں......رحم! مجھ پر رحم کرو۔

سوداگر: تمھیں ضرور پناہ ملے گی۔ ایک مسلمان کبھی بھی اپنے دروازے کسی مظلوم کے لیے بند نہیں کر سکتا۔ تمھیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ جاؤ (ملازم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا) اور اس کے لیے ٹھنڈے پانی کا گلاس لاؤ۔

نوکر جلدی سے ٹھنڈے اور تازہ شربت کا گلاس لے آیا‘ جس نے قاتل کی زبان اور حلق کو تر و تازہ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے یوں کہنا شروع:

قاتل: شیخ! تم اپنی قوم کے سردار ہو اور میں ایک اجنبی۔ میں ابھی شہر میں داخل ہوا ہوں۔ راستے میں مجھے چند مسلمان ملے‘ میں اکیلا تھا۔ انہوں نے مجھے زدوکوب کیا اور گالیاں دیں۔

سوداگر: اللہ نہ کرے۔ وہ کون نالائق لوگ تھے؟ کون مسلمان ہے جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے جذبات کو مجروح کرتا ہے؟

قاتل: شیخ! مجھے ان کی اس بے ہودہ کلامی پر سخت افسوس ہوا اور میں نے انہیں اس سے منع کیا۔ اس پر وہ اور غضب ناک ہو گئے اور مجھے زدو کوب کرنا شروع کر دیا۔ بعض نے مجھے قتل کرنے کے لیے چاقو نکال لیے۔ میں نے اس جھگڑا میں مدافعت کے لیے اپنا خنجر نکال لیا۔ اتفاقی طور سے ایک کے وہ ایسا لگا کہ وہ فوراً ہلاک ہو گیا۔ میں اپنی جان بچانے کے لیے وہاں سے بھاگا۔ اللہ گواہ ہے' میں بے گناہ ہوں۔ میں نے اسے ارادتاً قتل نہیں کیا۔ اللہ کے واسطے مجھے پناہ دو! میں اجنبی ہوں۔

سوداگر پر اس کی باتوں کا بہت اثر ہوا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے ہاتھوں کو جو خون لگا ہوا ہے وہ اس کے اپنے پیارے بیٹے کا ہے۔ اس نے نہایت ملائم لہجے میں اسے تسلی دی۔

سوداگر: بھائی اندر آ جاؤ! اگر تم عیسائی ہو تو کیا ہوا؟ پیغمبر الٰہی ﷺ نے فرمایا کہ ''تمام انسان ایک اللہ کے بندے اور بھائی بھائی ہیں ۔اندر آ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھو۔ تم میری حفاظت و پناہ میں ہو کوئی تمہیں تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔''

یہ دیکھ کر قاتل کے بے قرار جذبات میں تسکین نہیں ہوئی۔ سوداگر نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا:

"کیوں پریشان ہو؟ اندر آ جاؤ! اور اپنے آپ کو محفوظ خیال کرو۔ اگر اس آدمی کے ورثاء یہاں آئے تو میں ہرگز تم کو ان کے حوالے نہیں کروں گا۔ تمہیں کوئی نہیں ستائے گا۔ اس کے لیے میں تمہیں اپنے الفاظ دیتا ہوں۔ ایک مسلمان کے الفاظ اس کی ضمانت ہوتے ہیں۔ اللہ کی مدد سے تم مجھے اپنے عہد میں ثابت قدم پاؤ گے۔ قاتل ایک دفعہ اور جھکا اور اس نے سوداگر کے لبادے کے دامن کو بوسہ دیا اور ملازم کے پیچھے ایک غیر متوقع جائے پناہ میں داخل ہوا۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ادریس نے اسحٰق کی کامیابی کی خوشی میں ایک پرتکلف دعوت طعام دی ہوئی تھی۔ جس میں شہر کے سرکردہ لوگوں کو بلایا ہوا تھا۔ معزز مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے اسحٰق کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ جس کی آمد میں غیر معمولی تاخیر ہو رہی تھی۔ قاعدے کے مطابق اس کو غروبِ آفتاب سے قبل گھر پہنچ جانا چاہئے تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ اس کو اتنی دیر ہوئی۔ نماز مغرب ختم ہوگئی لیکن ابھی اسحٰق نہیں آیا تھا۔ اس سے اس کے بوڑھے باپ کو سخت پریشانی اور تشویش لاحق ہو رہی تھی کہ دفعتاً بیرونی دروازے پر شور سے اس کا سلسلۂ خیال ٹوٹ گیا اور کھانے کے کمرہ میں ہیجان و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''کیا معاملہ ہے؟'' سوداگر نے دریافت کیا۔

''اسحٰق کی زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔'' ملازم نے آنسو پونچھتے ہوئے درد بھرے لہجے میں جواب دیا۔ اس جواب نے سوداگر کے قلب کو بری طرح مجروح کیا۔ وہ مہمانوں کے پیچھے پیچھے ٹانگیں گھسیٹتا ہوا گیا۔ چارپائی پر اسحٰق کی بے جان نعش خون میں لت پت پڑی ہوئی تھی۔ جس کو درجنوں مہمان اور دوسرے آدمی گھیرے ہوئے تھے۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے سوداگر نے اس کی نعش سے چادر ہٹائی۔ واقعی یہ اس کے پیارے لخت جگر اسحٰق کا چہرہ تھا۔ موت کی وجہ سے اس کے خوبصورت رخسار زرد ہو گئے تھے۔ اس کی آنکھیں جو زندگی میں مسرت سے چمکا کرتیں تھیں موت کے بے رحم ہاتھوں نے انہیں ہمیشہ کے لیے بے نور کر دیا تھا۔

بوڑھے سوداگر کے منہ سے بے اختیار نکلا ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ بے چارا اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر رہ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سر اٹھایا اور پوچھا: یہ کیا ماجرا ہے؟ اسحٰق کو کس نے قتل کیا؟ اور تم اس لاش کو کہاں سے اٹھا کر لائے ہو؟'' اسحٰق کا خادم جو اس کے ساتھ گیا تھا' آگے بڑھا اور بولا:

''اے شیخ! میں اور اسحٰق واپس آرہے تھے' میں ذرا پیچھے رہ گیا۔ میں نے دور سے دیکھا کہ چھوٹے شیخ ایک شخص سے گفتگو کر رہے ہیں۔ میں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چونکہ ذرا فاصلے پر تھا' اس لیے ان کی گفتگو سن نہ سکا۔ پھر ایک چھوٹے شیخ گھوڑے سے نیچے اترنے لگے۔ ابھی ان کا ایک پاؤں رکاب میں ہی تھا کہ اس ظالم نے خنجر ان کی پیٹھ میں گھونپ دیا اور قبل اس کے کہ میں مدد کو پہنچتا 'قاتل بھاگ چکا تھا۔"

ادریس نے کچھ دیر سوچا۔ پھر کہنے لگا: "اللہ کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے۔ قدرت کے قانون سے کوئی بھاگ نہیں سکتا۔ جو ہونا تھا سو ہو گیا۔"

اسحٰق کے تمام عزیز و اقارب اس کی ناگہانی موت کی خبر سن کر پہنچ گئے۔ بہت سے اس کے دوست قاتل کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھر رہے تھے۔ تمام لوگ ماتم کناں تھے اور مکان جہاں ابھی دعوت کا سامان ہو رہا تھا اب ماتم کدہ بن گیا۔ عیسائی قاتل اندر کمرے میں باہر کی تمام باتیں سن رہا تھا اور دل میں خوفزدہ ہو رہا تھا کہ یہ مکان تو اسی شخص کا ہے جسے اس نے قتل کر دیا۔ پھر اس نے دل کو تسلی دیتے ہوئے کہا: "یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر اسی شخص کا مکان ہوتا تو اس کے رشتہ دار اس وقت تک میری تکا بوٹی کر دیتے" وہ یہی سوچ رہا تھا کہ وہ بوڑھا شیخ چراغ لیے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے اجنبی سے پوچھا:

شیخ: تم نے جس کو قتل کیا' کیا وہ اکیلا تھا یا اس کے کوئی ساتھی بھی تھے؟

قاتل: وہ اکیلا نہیں تھا' بلکہ اس کے ساتھ اور چار شخص تھے۔ میں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی حفاظت کی خاطر خنجر استعمال کیا لیکن اللہ کے لیے مجھے ان لوگوں کے حوالے نہ کر دیجئے گا' میں بے گناہ ہوں۔

شیخ: ڈرو مت! اٹھو اور میرے پیچھے آؤ۔ قاتل لرزتا ہوا شیخ کے پیچھے چلا۔ اس کمرے کے دروازے پر جہاں اسحٰق کی لاش رکھی تھی۔ شیخ رکا اور قاتل کو باہر چھوڑ کر خود اندر گیا اور کمرے سے ان تمام لوگوں کو دوسرے دروازے سے باہر چلے جانے کو کہا جو میت کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کمرہ خالی ہو گیا تو شیخ نے قاتل کو اندر بلایا اور اسحٰق کی لاش سے چادر ہٹا کر پوچھا ''کیا اس لاش کو پہچانتے ہو؟''

قاتل کا رنگ خوف سے زرد ہو گیا۔

شیخ نے دوبارہ پوچھا ''کیا تم نے اسی شخص کو قتل کیا تھا: سچ سچ بتاؤ۔''

قاتل: جی ہاں! خدا کے نام پر رحم کرو...... میں بے گناہ ہوں...... اس نے مجھے گالی دی تھی اور......!!

شیخ: تم اپنے کمرے میں چلے جاؤ۔ ابھی رات کافی ہے' تم آرام کرو۔ صبح میں تمہارے جانے کا انتظام کر دوں گا۔ قاتل اپنے کمرے میں بیٹھا آنے والی صبح کا منتظر تھا اور شیخ تمام رات اپنے اکلوتے بچے کے ماتم میں لاش کے پاس بیٹھا رہا۔ علی الصبح اس نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ وہ ایک تیز رفتار گھوڑے پر زین کس کر اسے تیار کرے۔ ساتھ ہی کچھ خورد و نوش کا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سامان بھی باندھ دے۔ خادم گھوڑا تیار کر رہا تھا کہ شیخ اندر سے ایک تھیلی میں کچھ نقدی اور خشک پھل لے کر خادم کے پاس گیا اور اسے اجنبی کو بلا لانے کا حکم دیا۔ جب قاتل کمرے میں داخل ہوا تو اس نے سوچا کہ اب اس کی قضا آ پہنچی ہے۔ قاتل نے تمام رات آنکھوں میں کاٹی تھی۔ قاتل لڑکھڑاتا ہوا خادم کے ساتھ باہر نکلا۔ گویا وہ قتل گاہ کی طرف جا رہا تھا' وہ خوف سے کانپ رہا تھا۔ جب وہ اصطبل کے قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ شیخ خود گھوڑے کی لگام تھامے دیوار سے سہارا لگائے کھڑا ہے' جب خادم اور اجنبی قریب پہنچ گئے تو شیخ نے خادم کو چلے جانے کا اشارہ کیا اور اجنبی سے یوں مخاطب ہوا:

''بدبخت انسان!...... جس نوجوان کو تو نے قتل کیا ہے وہ میرا اکلوتا بیٹا اسحٰق ہے۔ تم نے میری امیدوں کا خاتمہ ہی نہیں کر دیا بلکہ تو نے میری نسل کو منقطع کر دیا ہے۔ تو نے میری آنکھوں کا نور اور دل کا قرار چھین لیا ہے۔ میری اس حالت کا اندازہ تم نہیں لگا سکتے۔ وہ دیکھو اسحٰق میرے سامنے کھڑا انتقام انتقام پکار رہا ہے۔ اسحٰق کی محبت مجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں تمہیں جلاد کے حوالے کر دوں۔ تو نے میرے اسحٰق کو (عین عالم شباب میں) موت کے گھاٹ اتارا۔ میں اس کی شادی کی فکر میں تھا۔ میرا سہارا اسحٰق تھا۔ میں قریب الموت ہوں' وہ میری آخری امید تھا' میری امیدوں کا خون ہو گیا' میرا خون جوش مار رہا ہے کہ تم سے انتقام لوں لیکن ایک آواز مجھے سنائی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دے رہی ہے۔

مجھے اللہ اور اس کے برگزیدہ رسول ﷺ کا حکم مجبور کر رہا ہے کہ میں اپنے انتقام کو بھول جاؤں اور اپنے عہد کو پورا کروں۔ میں تمھیں امان دے چکا ہوں' اس کی خلاف ورزی کر کے میں اسلام کے نام پر دھبہ لگاؤں گا۔ تم آزاد ہو اور جا سکتے ہو۔ میرا تیز رفتار گھوڑا تیار ہے' تم جس قدر جلد ممکن ہو سکے قانون کے ہاتھ سے نکل جاؤ۔ یہ زادِ راہ کے لیے نقدی' خوراک اور پانی ہے۔ اسحٰق مجھے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز تھا لیکن میں تمھیں اس کا خون معاف کرتا ہوں کیونکہ کوئی یہ نہ کہے کہ اسلام کے ایک فرزند نے وعدہ پورا نہ کیا۔ مجھے ''اسلام'' اسحٰق کے خون سے زیادہ پیارا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پابندئ عہد

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت تھا۔ ہر طرف اسلام کی فتح ہو رہی تھی۔ اہواز کا حاکم ہرمزان اسلامی لشکر کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ اس نے درخواست کی کہ اسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مدینہ بھیج دیا جائے۔ اسلامی جرنیل نے اس کی درخواست منظور کر لی۔

ہرمزان مسلمان سپاہیوں کی حراست میں مدینہ پہنچا۔ اس کا شاہی لباس اس کی وہ کروفر کہ دور دور سے لوگ اسے دیکھنے آتے تھے۔ جب وہ مدینہ میں داخل ہوا تو مسلمانوں کے دارالخلافہ کی سادگی اور مسلمانوں کی بے تکلف زندگی دیکھ کر حیران ہو گیا۔ جب اسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حیرت سے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ شخص جس کے نام سے بڑی بڑی سلطنتوں کے بادشاہ کانپ رہے تھے، ایک معمولی عربی لباس میں فرش پر سو رہا تھا۔ دربارِ خلافت کوئی عالی شان محل نہ تھا بلکہ مسجدِ نبوی کا صحن تھا۔ خلیفہ کسی آرام دہ پلنگ پر استراحت نہیں فرما رہے تھے بلکہ ایک بوریا ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا بستر تھا۔ دربار میں کوئی باڈی گارڈ نہ تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کام کرتے کرتے تھک گئے اور وہیں آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سوتا دیکھ کر ہرمزان کے محافظ سپاہی ادب سے ایک طرف خاموش بیٹھ گئے۔

ہرمزان نے ان کو یوں خاموش دیکھ کر پوچھا۔

ہرمزان: عرب کا بادشاہ کہاں ہے؟ مجھے وہاں لے چلو! ایک سپاہی نے اسے آہستہ سے بتایا کہ ہمارے خلیفہ یہی ہیں جو فرش پر سو رہے ہیں۔ ہرمزان حیرت سے بولا:

ہرمزان: ''تمہارا خلیفہ یہی لباس پہنتا ہے؟''

محافظ: ہمارے بادشاہ کا یہی لباس ہے۔ جب کہیں سے کپڑا پھٹ جاتا ہے تو وہ خود اسے پیوند لگا لیتے ہیں۔

ہرمزان: یہ اسی طرح اکیلے ہوتے ہیں؟ ان کی محافظ فوج کہاں ہے؟

محافظ: ان کو فوج کی حاجت نہیں۔ جہاں ان کی مرضی ہو چلے جاتے ہیں۔ جہاں نیند آ گئی سو گئے۔

ہرمزان: جس وقت دربار منعقد ہوتا ہے' اس وقت کوئی افسر یا خدمت گار حاضر رہتے ہیں؟

محافظ: انہیں خدمت گار کی حاجت نہیں، وہ سلطنت کا تمام کام اکیلے سرانجام دیتے ہیں اور انصاف فرماتے ہیں۔ ہر دادخواں بلا روک

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ٹوک ان کے پاس آ سکتا ہے۔

ہرمزان: حیران ہو کر یہ شان بادشاہ کی نہیں بلکہ نبی کی ہے۔

محافظ: یہ نبی نہیں بلکہ نبی کے پیرو ہیں۔

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جاگ اٹھے اور ہرمزان کو دیکھ کر بولے: یہ کون ہے جو "مور سجا بیٹھا ہے"؟

محافظ: یہ "ہرمزان حاکم اہواز ہے" جس نے کئی بار صلح کر کے توڑی ہے اور آخر مغلوب ہو کر اس شرط پر امان مانگی ہے کہ اس کو آپ کے حضور میں پہنچا دیا جائے۔ آپ خود اس کا فیصلہ فرمائیں۔

سیدنا عمرؓ: میرے پاس یہ تکبر اور زینت کا لباس اتار کر آئے۔

محافظ: فوراً ہرمزان کو باہر لے گئے اور اسے سادہ لباس پہنا کر لے آئے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے تاکہ ہرمزان کی قسمت کا فیصلہ سنیں۔ ہرمزان نے کئی بار عہد شکنی کی تھی اور کئی مسلمانوں کو قتل کر چکا تھا' اس لیے وہ خوب جانتا تھا کہ اس کی سزا صرف قتل ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسے ملامت کرنے لگے لیکن اس نے جواب دینے کی بجائے خاموشی اختیار کر لی۔ تھوڑی دیر بعد بولا: میرا گلا خشک ہو رہا ہے اور مجھے سخت پیاس لگ رہی ہے' پانی کا ایک پیالہ منگوا دیا جائے۔" سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً حکم دیا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک پیالہ پانی کا لایا جائے۔ جب ہرمزان کو پانی لا کر دیا گیا تو اس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین !وعدہ فرمائیں جب تک میں یہ پانی نہ پی لوں مجھے قتل نہ کیا جائے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے امان دے دی۔ ہرمزان نے پانی کا پیالہ زمین پر گرا کر توڑ دیا اور پانی نہ پیا' پھر کہنے لگا: اب آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ میں نے یہ پانی نہیں پیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے غصے سے فرمایا: ''تم نے دھوکہ دیا ہے اور دھوکہ تمہارے کسی کام نہ آئے گا'' لیکن حاضرین نے یک زبان ہو کر کہا:

یاامیر المؤمنین !...... آپ وعدہ دے چکے ہیں۔ آپ وعدے کے پکے ہیں۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابھی کچھ جواب نہ دیا کہ ہرمزان نے بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ پھر بولا: ''میں نے جس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا اسی وقت اسلام کی فضیلت کا قائل ہو گیا تھا۔'' اس خیال سے کہ لوگ مجھے بزدل کہیں کہ شاید میں نے جان بچانے کی خاطر اسلام قبول کیا، اس لیے میں نے حیلہ سے جان بچالی۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

معصوم مجاہدہ کا فدائی مشن

خوفناک روسی ٹینک پتھروں اور جھاڑیوں کو روندتے ہوئے تیزی کے ساتھ پیش قدمی کر رہے تھے۔ ٹینکوں کی آواز اور فوجیوں کے نعرے اس قدر شدید تھے کہ پہاڑ لرز رہے تھے۔ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر سرخ جھنڈے لہرا رہے تھے' روسیوں کے لشکر کی بے خوفی کے عالم میں پیش قدمی کی وجہ جاسوسی ذرائع کی یہ خبر تھی کہ درمیان کی ساری بستیاں خالی ہو چکی ہیں اور راستے کے حالات' اجڑے ہوئے مکانات، لٹی ہوئی بستیاں اس خبر کی تصدیق کر رہی تھیں۔ اس لشکر کا ہر سپاہی دل میں خطرناک عزائم لیے ہوئے تھا کہ ''تاتاریوں کی طرح مسلمانوں کی کھوپڑیوں کے مینار تعمیر کیے جائیں گے۔ وہ انہی خرمستیوں میں جا رہے تھے کہ اچانک سامنے والی پہاڑی سے فائرنگ شروع ہو گئی۔ ٹڈی دل بزدل لشکر خوف سے تھرتھرانے لگا، خلاف توقع ہونے والی فائرنگ بہت کاری تھی' دشمن کا کچھ نقصان بھی ہوا تھا' اس اچانک حملے نے پورے قافلے کو پریشان کر دیا۔ پیش قدمی رک

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چکی تھی۔ دشمن کے ٹینک' توپیں، مشین گنیں، فائرنگ کی سمت آگ اگلنے لگی۔ دشمن کے فوجی مختلف جھاڑیوں میں پوزیشنیں سنبھال کر اس اچانک حملے کو روکنے میں لگ گئے' پورا علاقہ اس خوفناک گولہ باری سے لرز اٹھا' آسمان پر دھوئیں کے سیاہ بادل چھا گئے' بزدل دشمن نے ٹینک کے گولے مار مار کر سامنے والی پہاڑی کو اڑا دیا۔

اس اطمینان کے بعد کے دشمن تہس نہس ہو چکا ہو گا دشمن نے گولہ باری روک دی۔ مگر یک دم دائیں طرف کی ایک پہاڑی سے ہونے والی فائرنگ نے دشمن کے کئی فوجیوں کو واصلِ جہنم کر دیا۔ اس اچانک حملے نے دشمن میں بھگدڑ مچا دی۔ ایک بار پھر اندھا دھند گولہ باری شروع ہو چکی تھی' یہ گولہ باری پہلے سے زیادہ سخت تھی۔ لشکر میں کھلبلی اور بھاگ دوڑ کی وجہ سے کئی فوجی اپنے ہی ہاتھوں فنا ہو گئے۔ توپوں کی گولہ باری سے بھی اپنا ہی نقصان تھا۔ پورا لشکر اس آسمانی آفت سے پریشان تھا۔ گولہ باری کافی دیر تک جاری رہی' حملہ آوروں کی طرف سے فائرنگ بالکل بند ہو چکی تھی۔ کمانڈر نے خوف زدہ ہو کر پیش قدمی کا حکم دیا۔

نقصان کافی ہو چکا تھا۔ لشکر ابھی پیش قدمی شروع کر رہا تھا کہ فائرنگ کی آواز نے سب کو چونکا دیا' یہ فائرنگ بائیں طرف سے ہو رہی تھی۔ بہت سارے فوجی خون میں لت پت پڑے تھے۔ اس حملے نے تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لشکر کی صفوں کو الٹ دیا تھا۔ ٹینک آگ اگلنے لگے' جس کا جدھر منہ آیا بھاگنے لگا۔ فوجی اپنے ٹرکوں کے پیچھے پڑے ہوئے خوف سے کانپ رہے تھے۔ غلط گولہ باری کی وجہ سے گاڑیاں اور ٹینک تباہ ہو چکے تھے' سرخ انقلاب کے داعی سرخ خون میں تڑپ رہے تھے۔ کچھ پتا نہیں چل رہا تھا کہ دشمن کس طرف ہے اور اپنے فوجی کس طرف؟ دشمن کے گولہ بارود کے ذخیرے ختم ہونے کو تھے' سامنے والی پہاڑی کو آگ لگ چکی تھی، کئی چٹانیں اڑ چکی تھیں، پورا علاقہ سرخ ہو چکا تھا۔ بڑی مشکل سے لشکر دوبارہ جمع ہوا۔ آگے جانے کا فیصلہ لوٹنے کے عزم میں تبدیل ہو چکا تھا۔ کوئی بھی آگے بڑھنے کو تیار نہ تھا' لاشوں کے ڈھیر انھیں آگے بڑھنے سے روک رہے تھے۔ اچانک کمانڈر نے ایک ترکیب سوچی اور اپنے گوریلا فوجیوں کو ان پہاڑیوں پر حملے کا حکم دیا جن سے فائرنگ ہوئی تھی۔ فوجی دستی بموں اور کلاشنکوفوں سے مسلح ہو کر کرالنگ کرتے ہوئے پہاڑوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ٹینک پوزیشنیں سنبھالے ہوئے تھے' گوریلا فوجی کئی پہاڑیاں چھان چکے تھے' مگر کوئی زندہ یا مردہ حملہ آور نہیں ملا۔ ''زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا'' تلاش جاری تھی' کتوں سے زیادہ حس رکھنے والے فوجی نشانات سونگھ رہے تھے۔ بالآخر قدموں کے نشان انھوں نے پا لیے۔ فوجی ان نشانوں کے تعاقب میں کانپتے کانپتے بڑھ رہے تھے' یہ نشان اب واضح ہو رہے تھے اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ان کی رہنمائی کر رہے تھے' مگر یہ کسی فوجی یا مجاہد کے قدموں کے نشانات محسوس نہیں ہو رہے تھے۔ اچانک نشان ختم ہو گئے' اب سرخ خون نظر آ رہا تھا۔ مگر یہ کیا! کسی کو بھی اپنی نگاہوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ دشمن اپنی بزدلی پر ماتم کر رہا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

تین چار گھنٹے تک دشمن کو لشکر کو روکنے اور اس کے بعد ایک حصے کو تباہ کرنے والی ایک نو(9) سالہ افغان مسلمان بچی خون میں ڈوبی پڑی تھی اس کے ساتھ اس کی کلاشنکوف بھی پڑی تھی۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ بچپن اور معصومیت اس باحیا چہرے پر چمک رہی تھی۔ یہ بچی اپنے والدین کے خون کا بدلہ لینے کے لیے ان پہاڑیوں میں رکی ہوئی تھی اور اس نے ہجرت سے انکار کر دیا تھا' پھر اپنی قوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس معصوم مجاہدہ نے جامِ شہادت نوش کیا۔ اگرچہ ہماری قوم اپنے اسلاف کی تاریخ بھول چکی ہے' مگر اب بھی مسلمانوں میں معاذ اور معوذ جیسی بیٹیاں زندہ ہیں۔ محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد کی روحانی بیٹیاں باقی ہیں۔ اے دشمنِ اسلام! جب تک یہ بیٹیاں زندہ ہیں اس وقت تک تیرے ناپاک عزائم پورے نہیں ہو سکتے۔

المکتبۃ السلفیۃ
99۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے لئے ہماری دیگر دلچسپ تربیتی کتب

دار الابلاغ

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"